بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

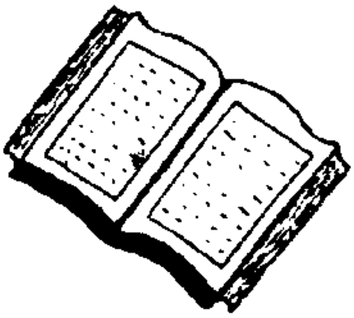

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

الفرقان

اگست سنہ ۱۹۶۶ء

مدیر مسئول
ابو العطاء جالندھری

مودودی صاحب کے کتابچہ "ختم نبوت" کا تفصیلی جواب

القول المبین

فی

تفسیر خاتم النبیّین

از قلم

مولانا ابو العطاء جالندھری

مکتبۃ الفرقان۔ ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۶ — شمارہ ۸

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

اگست ۱۹۶۶ء

ربیع الثانی ۱۳۸۶ ہجری قمری
ظہور ۱۳۴۵ ہجری شمسی

تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی مجلّہ

الفرقان

ایڈیٹرز:

ابو العطاء جالندھری

عطاء الکریم شاہد بی۔اے

عطاء المجیب راشد ایم اے

قواعد و ضوابط

سالانہ اشتراک پاکستان و بھارت — چھ روپے

" " دیگر ممالک — تیرہ شلنگ

قیمت بہرحال پیشگی بنام مینیجر آنی چاہیئے!

تاریخ اشاعت

ہر انگریزی ماہ کی دسویں تاریخ مقرر ہے

فہرست مضامین

• پادری صاحبان کے لئے پچاس ہزار روپے کا انعامی چیلنج (اداریہ)	ایڈیٹر	ص۳
• وفاتِ مسیح کے بارے میں قرآنی بیانات میں کوئی تضاد نہیں (پادری برکت اللہ صاحب ایم اے کے استدلال کا تجزیہ)	ایڈیٹر	ص۶
• البیان — (قرآن کریم کے ایک رکوع کا ترجمہ مختصر حواشی کے ساتھ)		ص۹
• اسلام میں گداگری ممنوع ہے (درس الحدیث)		ص۱۳
• ہمارے مذہب کا خلاصہ (کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)		ص۱۴
• بزرگانِ امت کی حکمت کی باتیں		ص۱۵
• صلیبی عقیدہ پر ایک فلسفیانہ نظر — محترم قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج		ص۱۷
• مباحثات بند کر دیئے جائیں	ایڈیٹر	ص۲۱
• حاصلِ مطالعہ (پانچ مفید حوالے)	مختلف احباب	ص۲۲
• مغربی تہذیب (نظم)	جناب حکیم محمد صدیق صاحب	ص۲۴
• غیر مبایعین کی کتاب "فتح حق" پر طائرانہ نظر	ایڈیٹر	ص۲۵
• جذباتِ مومن (نظم)	مکرم خواجہ عبد المومن صاحب	ص۲۹
• ابادر و استکبار کی انتہاد	ایڈیٹر	ص۳۰
• اوجِ آدمیت (نظم)	مکرم نسیم سیفی صاحب	ص۳۱
• شذرات	ایڈیٹر	ص۳۳
• مستقل خریداران کے اسماء گرامی و اشتہارات		ص۴۱

ادار یہ

پادری صاحبان کے لئے پچاس ہزار روپے کا انعامی چیلنج

سورۃ فاتحہ کے حقائق و معارف کی مثال لانے کا مطالبہ

ایک پادری صاحب کی چٹھی کا جواب!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا تھا کہ:۔

"توریت اور انجیل قرآن کا کیا مقابلہ کریں گی۔ اگر صرف قرآن شریف کی پہلی سورت کے ساتھ ہی مقابلہ کرنا چاہیں یعنی سورت فاتحہ کے ساتھ جو فقط سات آیتیں ہیں اور جس ترتیب انسب اور ترکیب محکم اور نظام فطرتی سے اس سورت میں صدہا حقائق اور معارف دینیہ اور روحانی حکمتیں درج ہیں ان کو موسیٰ کی کتاب یا یسوع کے چند ورق انجیل سے نکالنا چاہیں تو گو ساری کوشش کریں تب بھی یہ کوشش لاحاصل ہوگی اور یہ بات لاف و گزاف نہیں بلکہ واقعی اور حقیقی بات یہی ہے کہ توریت اور انجیل کو علوم حکمیہ میں سورت فاتحہ کے ساتھ بھی مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں۔ ہم کیا کریں اور کیونکر فیصلہ ہو۔ پادری صاحبان ہماری کوئی بات بھی نہیں مانتے۔ بھلا اگر وہ اپنی توریت یا انجیل کو معارف اور حقائق کے بیان کرنے اور خواص کلام الوہیت ظاہر کرنے میں کامل سمجھتے ہیں تو ہم بطور انعام پانسو روپیہ نقد ان کو دینے کے لئے طیار ہیں اگر وہ اپنی کُل ضخیم کتابوں میں سے جو ستر کے قریب ہوں گی اور حقائق اور معارف شریعت اور مرتب اور منتظم دُررِ حکمت و جواہر

معرفت اور خواصِ کلامِ الوہیت دکھلا سکیں جو سورۃ فاتحہ میں سے ہم پیش کریں۔ اور اگر یہ روپیہ تھوڑا ہو تو جس قدر ہمارے لئے ممکن ہوگا ہم اُن کی درخواست پر بڑھا دیں گے۔" (کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص۱۴)

اس انعامی رقم پر اضافہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث میرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا کہ:-

"یہ ایک ایسا چیلنج ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے ساتھ ہی ختم نہیں ہوگیا بلکہ قیامت تک کے لئے قائم ہے اور اس چیلنج میں آپ نے اس خواہش کا اظہار بھی فرمایا ہے کہ اگر عیسائی اس رقم کو حقیر سمجھنے کا بہانہ کرکے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیں تو ہم اپنی استطاعت کے مطابق اس رقم کو بڑھا دیں گے چونکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان کے ساتھ ہماری مالی طاقت اور استطاعت کو بڑھا دیا ہے اسلئے میں جماعت احمدیہ کا امام ہونے کی حیثیت سے عیسائی دنیا کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ ہم سے اس رقم سے سَو گنا زیادہ (یعنی پچاس ہزار روپیہ 50,000 Rs.) نقد وصول کریں بشرطیکہ جو حقائق و معارف سورۃ فاتحہ میں بیان ہوئے ہیں اسی قسم کے حقائق و معارف وہ اپنی تمام کتب کے مجموعے سے پیش کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ انہیں اس چیلنج کے قبول کرنے کی کبھی ہمت نہیں پڑے گی کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اُن کتابوں کے ذریعہ قرآن کریم کی تعلیم کا مقابلہ نہیں ہوسکتا جو دنیا کو ایک وقت تک فائدہ پہنچا کر اور اپنا کام ختم کرکے خدا تعالیٰ کی تقدیر سے منسوخ کر دی گئی ہیں۔" (الفضل ۲۳ر اپریل ۱۹۶۶ء۔ الفرقان مئی ۱۹۶۶ء)

اس چیلنج کی اشاعت کے بعد پادری صاحبان میں کچھ حرکت پیدا ہوئی جس سے ہمیں مسرت ہے کیونکہ اس مقابلہ سے اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن مجید کی اولین سورۃ سورۂ فاتحہ کے مزید حقائق و معارف منصۂ شہود پر آئیں گے۔
ایک مسیحی رسالہ نے ایک ابتدائی قسط مضمون کی لکھی اور دوسرے پادری الیاس صاحب گوجرانوالہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو ایک خط لکھا۔ اس خط کا مضمون بھی اس جواب سے ظاہر ہے جو حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے پادری الیاس صاحب کی خدمت میں بصیغۂ رجسٹری بھیجا گیا ہے۔ اسلئے ہم ذیل میں اپنا جواب بجنسہٖ درج کرتے ہیں۔

ہمارا جوابی مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم جناب پادری الیاس ایس مل صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پچاس ہزار روپے کا انعامی چیلنج منظور کرنے کا اپنے خط مؤرخہ ۱۵/۶/۶۶ میں ذکر کیا ہے۔ آپ نے ماہنامہ الفرقان ماہ مئی ۱۹۶۶ء کا حوالہ دیا ہے جس میں یہ چیلنج زیرِ عنوان "عیسائی دنیا کے لئے پچاس ہزار روپے کا انعامی چیلنج" شائع ہوا ہے۔ گویا آپ اس خط کے ذریعہ اِس بات پر آمادگی ظاہر فرماتے ہیں کہ جو "حقائق و معارف سورۃ فاتحہ میں بیان ہوئے ہیں" اسی قسم کے حقائق و معارف آپ اپنی الہامی کتابوں میں سے پیش کریں گے۔

جناب عالی! دنیا میں یہ طریق ہے کہ جب کسی قوم یا ملک کے نام کوئی چیلنج دیا جاتا ہے اور وہ قوم یا ملک اس چیلنج کو منظور کر لیتے ہیں تو وہ اپنے میں سے موزوں ترین نمائندہ کو منتخب کر کے اسے چیلنج دینے والے شخص کے مقابلہ پر پیش کرتے ہیں۔ مثلاً امریکہ کے مشہور ترین باکسر (BOXER) محمد علی کلے کی چیمپین شپ کا معاملہ ہے، جو ملک یا قوم ان کا مقابلہ کرنا چاہے گی وہ لوگ اپنے بہترین باکسر کو اس کے مقابلہ میں پیش کریں گے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ اس چیلنج کے قبول کرنے کے لئے کوئی سکول بوائے کھڑا ہو جائے۔

اب یہ چیلنج حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے عیسائی دنیا کے نام ہے اسلئے ضروری ہوگا کہ آپ عیسائیوں کے جس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں کم از کم اس کی مینجنگ باڈی اس چیلنج کی منظوری کا اعلان کرے اور شرائط طے کرے پھر انہیں اختیار ہوگا کہ وہ جسے یا جس جس کو چاہیں مقابلہ کے لئے اپنا نمائندہ مقرر کریں۔ ایسی صورت میں یہ مقابلہ مفید اور نتیجہ خیز ہو سکتا ہے اور اسی

سے فیصلہ پر پہنچنے کے لئے طے شدہ شرائط کے مطابق آسان راہ پیدا ہو جائے گی۔

ہمیں بہت خوشی ہے کہ عیسائی صاحبان حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس چیلنج کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔ غالباً پانچ سو روپے کی بجائے پچاس ہزار ہو جانے کی وجہ سے یہ توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ یاد رہے کہ اصل مقصد اس چیلنج کا یہ ہے کہ بائیبل کے مقابلہ پر قرآن کریم کا مرتبہ اور شرف ظاہر ہو اور لوگوں پر واضح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کا پاک کلام قرآن مجید ان اعلیٰ خوبیوں اور حقائق و معارف پر مشتمل ہے جن کا مقابلہ عیسائی صاحبان بائیبل سے ہرگز نہیں کر سکتے۔ اس اعلیٰ روحانی مقصد کے لئے یہ چیلنج دیا گیا ہے اور اگر عیسائی دنیا اس چیلنج کو منظور کر کے اور شرائط کا تصفیہ کر کے میدان میں آجائے تو ہمارے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی نہیں۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ رقم کسی بنک میں جمع کروا دی جائے۔ سو آپ مطمئن رہیں کہ صحیح طریق پر عیسائی صاحبان کے سامنے آنے کے ساتھ ہی رقم معین طور پر مقررہ بنک میں جمع کروا دی جائیگی۔

آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ اگر متعدد مسیحی اس چیلنج کو منظور کرنے والے ہوں اور انہوں نے کوئی چٹھی لکھی ہو تو اُسے بھی ظاہر فرمایا جائے "تاکہ بعد وصولی انعام ہم دو چار مسیحیوں کا آپس میں جھگڑا پیدا نہ ہو" آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ آپ کی اِس "مشکل" کا حل بھی مندرجہ بالا سطور میں آچکا ہے۔ کیونکہ جب عیسائی دنیا کی طرف سے نمائندہ مقرر ہو جائے گا تو "دو چار مسیحیوں کا آپس میں جھگڑا" پیدا ہونے کا سوال باقی نہ رہے گا۔ ہاں نمائندہ کو اختیار ہوگا کہ جو رقم اُسے ملے وہ جتنے پادریوں میں چاہے تقسیم کر سکتا ہے۔

جناب پادری صاحب! یہ معاملہ نہایت سنجیدگی سے طے کیا جانے والا ہے اور اس بارے میں جملہ خط و کتابت نہایت ہی سنجیدگی سے ہونی چاہیئے۔

نوٹ:۔ اگر آپ نے اپنی چھٹی کے شائع کرانے کا کوئی انتظام کیا ہو تو مناسب ہوگا کہ اس چھٹی کے ساتھ ہی اُس کا یہ جواب بھی شائع ہو جائے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

نائب ناظر اصلاح و ارشاد

۲۳ جون ۱۹۶۶ء

آج مورخہ ۷ اگست ۱۹۶۶ء تک پادری صاحب کی طرف سے کوئی مزید اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ کیا یہ موزوں نہ ہوگا کہ مسیحی پادری صاحبان اس اہم روحانی مقابلہ کے لئے مل کر تیاری کریں۔ اللہ تعالیٰ حق کا بول بالا کرے آمین۔

وفاتِ مسیحؑ کے بارے میں قرآنی بیانات میں کوئی تضاد نہیں

پادری برکت اللہ صاحب ایم اے کے استدلال کا تجزیہ

پادری برکت اللہ صاحب ایم اے کا ایک مضمون "مسیح ابن مریم کی شان" کے زیرِ عنوان بھارتی مسیحی رسالہ ہما جبلپور میں بطور ضمیمہ شائع ہوا ہے۔ پادری صاحب "مسیح کی صلیبی موت" کے ذیلی عنوان سے لکھتے ہیں:-

"قرآن مجید میں مختصر طور پر آپ کی صلیبی موت کا واضح اور صاف الفاظ میں ذکر آیا ہے چنانچہ ذیل کی آیات ملاحظہ ہوں (۱) کلمۃ اللہ کی زبان حقیقت ترجمان کے الفاظ ہیں والسلام علیّ یوم ولدتُ ویوم اموتُ ویوم اُبعثُ حیًّا یعنی مجھ پر سلامتی ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن میں پھر جی کر اٹھ کھڑا ہوں گا (مریم ۳۴) (۲) ایک آیت میں خدا حضرت کلمۃ اللہ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے یا عیسیٰ اِنّی متوفیکَ ورافعکَ اِلیَّ ومطہّرکَ من الّذین کفروا یعنی اے عیسیٰ! تحقیق میں تجھ کو وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور ان لوگوں سے جو کافر ہیں پاک کرنے والا ہوں (عمران ۴۸) (۳) تیسری آیت کے مطابق خدا قیامت کے روز اپنے محبوب سے پوچھے گا کہ کیا تُو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے علاوہ دو خدا مانو؟ تو آپ نفی میں جواب دے کر کہیں گے کنتُ علیھم شھیدًا ما دمتُ فیھم فلمّا توفّیتنی کنتَ انتَ الرّقیب علیھم یعنی جب تک میں ان میں رہا میں ان کا نگہبان رہا پھر جب تُو نے مجھے وفات دی تب تُو ہی ان کا نگہبان تھا (مائدہ ۱۱۷)"

(رسالہ ہما اپریل ۱۹۶۶ء ضمیمہ ص۱)

ان تین آیات کو پیش کرنے کے بعد پادری برکت اللہ صاحب اس طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ آیتِ قرآنی وما قتلوہ وما صلبوہ کا کیا مفہوم ہے۔ چنانچہ وہ تحریر کرتے ہیں کہ:-

"صلیبی واقعہ کے منکر اپنی بے در پے تاویلات کو ایک قرآنی آیت سے سہارا دینے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ قرآن کا دعویٰ صاف ہے کہ وہ کھلی آیتوں میں اترا ہے اور آسان کیا گیا ہے (حج ۱۶) ہم نے سمجھنے کے لئے قرآن کو آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی ہے جو نصیحت پکڑے (قمر ۲۲) یہ نام نہاد مفسر بالفاظِ قرآن قرآن میں غور نہیں کرتے اور یہ خیال نہیں کرتے کہ اگر قرآن خدا کے پاس سے نہ آیا ہوتا

تو اس میں بہت سے اختلاف پاتے (نساء ۸۳) یہ اصحاب اپنے نادرہ علم و فضل پر فخر کرکے قرآن کے ایسے مقامات میں اختلاف ڈال دیتے ہیں جہاں اختلاف نہیں ہوتا۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ دشمنانِ قرآن اس اختلاف کی وجہ سے اس کو من دون اللہ ثابت کر دیں گے۔ پس یہ علماء صلیبی واقعہ کے انکار کو ثابت کرنے کے لئے قرآنی آیت وقولھم إنّا قتلنا المسیح عیسی ابنَ مریمَ رسولَ اللّٰہِ وما قتلوہُ وما صلبوہُ یعنی یہود نے کہا کہ ہم ہی نے تو عیسےٰ بن مریم تمہارے اللہ کے رسول کو قتل کر دیا تھا حالانکہ یہود نے نہ تو اس کو قتل کیا اور نہ انہوں نے اس کو مصلوب کیا۔"

پادری صاحب اس قدر بیان کرنے کے بعد آیت قرآنی وما قتلوہ وما صلبوہ کے سلسلہ میں دو استدلال کرتے ہیں لکھتے ہیں:-

"اوّل۔ اس آیۂ شریفہ میں مسیح کے مصلوب ہونے کے واقعہ کا انکار نہیں کیا گیا بلکہ جس قول کی تردید کی گئی ہے وہ نابکار یہود کا قول ہے جو اس آیت کے پہلے حصہ میں درج ہے ... حق تو یہ ہے کہ مسیح کو مصلوب کرنے والے یہودی تھے ہی نہیں۔ یہود نے نہ تو اس کو قتل کیا اور نہ مصلوب کیا بلکہ اس کو قتل کرنے والے اور صلیب دینے والے سلطنتِ روم کے بُت پرست حکام تھے۔"

"دوم۔ قرآنی آیت کا یہ مطلب نہ صرف انجیل جلیل کے بیانات کے مطابق ہے بلکہ تاریخِ عالم کے واقعات کے ساتھ بھی مطابقت رکھتا ہے اور یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید کے صاف اور غیر مبہم الفاظ انجیل کے اور تاریخِ عالم کے مطابق ہیں لیکن اگر منکرینِ صلیب کی باطل تاویل کو بفرضِ محال صحیح مان لیا جائے تو اس سے قرآنی آیت بالا میں اور دیگر تین متذکرہ آیات زیرِ بحث میں باہمی تضاد لازم آتا ہے اور ایک تاریخی واقعہ کی تکذیب بھی لازم ہو جاتی ہے۔ قرآن میں اختلاف کا وجود اس کو من دون اللہ ثابت کر دے گا۔"

ہمارے نزدیک پادری صاحب کا یہ نقطۂ نظر بالکل درست ہے کہ قرآن مجید میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے اور اگر اس میں اختلاف ثابت ہو جائے تو اس کا من دون اللہ ہونا لازم آئے گا۔ مگر یہ بات قابلِ افسوس ہے کہ پادری صاحب قرآن مجید کی اُن تین آیات کو جن میں حضرت مسیحؑ کی توفی اور موت کا ذکر ہے قرآن مجید کی آیت ما قتلوہ وما صلبوہ کے مخالف سمجھتے ہیں۔ اگر پادری صاحب اپنے عقیدہ مسیحؑ کی صلیبی موت کے زیرِ اثر ہو کر نہیں بلکہ محض بالطبع ہو کر ان آیات پر تدبر فرماتے تو انہیں فوراً معلوم ہو جاتا کہ قرآن پاک میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔ آیاتِ موت و توفی میں حضرت مسیحؑ کی طبعی وفات کا ذکر ہے اور آیت وما قتلوہ وما صلبوہ میں ان کی موت بذریعہ صلیب و قتل کی نفی ہے اور ظاہر ہے کہ ان دونوں بیانوں میں کسی قسم کا تضاد نہیں۔ دیکھئے ہم مانتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں اور دوسری طرف ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی موت صلیب یا قتل سے نہیں ہوئی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان دونوں بیانوں میں تضاد

ہے؟ اسی طرح قرآن مجید کا یہ بیان اپنی جگہ پر ہے کہ حضرت مسیحؑ فوت ہوگئے ان پر موت وارد ہوگئی۔ اور پھر اس کا یہ بیان اپنی جگہ پر ہے کہ مسیحؑ صلیب پر نہیں مرے مصلوب نہیں ہوئے۔ یہ دونوں بیان درست ہیں ان میں کسی قسم کا اختلاف یا تضاد نہیں ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب قرآنی بیانات دربارہ وفات مسیح میں کسی قسم کا تضاد موجود ہی نہیں ہے تو جناب پادری برکت اللہ صاحب کی سراسر غلط اور بے موقعہ "تاویل" کے داخل کرنے کا سوال کیونکر پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ "تاویل" تو جناب پادری صاحب کو اس لئے سوجھ رہی کہ انہیں قرآن پاک کے واضح اور غیر مبہم بیانات اور اپنے ذہنی عقیدہ مسیحؑ کی صلیبی موت میں تضاد محسوس ہوتا ہے اور یہ تضاد واقعی موجود ہے مگر اس کی ذمہ داری نہ قرآن مجید پر ہے اور نہ ہی مسلمانوں پر ہے۔ اس کی ذمہ داری تو عیسائی صاحبان کے غلط بیانات پر ہے۔

ہم پادری صاحب اور ان کے ساتھیوں کی توجہ کے لئے آیت وما قتلوہ وما صلبوہ کا پورا موقعہ درج کرتے ہیں۔ فرمایا وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ (النساء ۱۵۷-۱۵۸) ان دونوں آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ یہود پر ان کے اس قول کے باعث لعنت پڑی کہ ہم نے مسیح بن مریم رسولِ خدا کو قتل کر دیا تھا حقیقت یہ ہے وہ اسے قتل یا صلیب سے مار نہ سکے لیکن مسیحؑ ان کی نظروں میں مصلوب مقتول کے مشابہ بنایا گیا۔ جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ محض شک میں ہیں۔ انہیں کوئی قطعی علم اس بارے میں نہیں ہے وہ محض ظن کی پیروی کر رہے ہیں۔ وہ یقینی طور پر اسے قتل نہ کر سکے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے ہاں خاص عظمت عطا فرمائی اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے"

یہ آیات صریح طور پر بتا رہی ہیں کہ یہود نامسعود حضرت مسیحؑ کو مقتول و مصلوب قرار دیکر لعنتی ثابت کرنا چاہتے تھے اسی لئے بطور جزا خود وہ ملعون ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دعویٰ صلیبی موت کی واضح تردید فرمائی اور اس سوال کا جواب بھی دیدیا کہ یہ کوئی "تاریخی واقعہ" ہے بلکہ فرمایا کہ ایک شبہ اور ظن ان لوگوں کو اس بارے میں ہے ورنہ مسیحؑ کی صلیبی موت کا کوئی قطعی علم اہل کتاب کے پاس نہیں ہے وہ لوگ محض گمان کی پیروی کر رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اگر مسیحؑ پر صلیبی موت واقع ہو جاتی تو ان کا ملعون ہونا لازم آتا تھا مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ مسیحؑ تو مرفوع الی اللہ ہوئے ہیں جو ملعون کے بالکل الٹ ہے۔ پس یہود کا دعویٰ دروغ بے فروغ ہے۔

پادری صاحب اگر پوری آیت پر غور کرتے تو انہیں خود محسوس ہو جاتا کہ اس جگہ "سلطنتِ روم کے بت پرست حکام" کو گھسیڑنے کا کوئی موقعہ نہیں یہ تو قرآنی صراحت پر صریح ظلم ہے۔ قرآن مجید تو یہود پر اتمام حجت کر رہا ہے اور حضرت مسیحؑ اور ان کی والدہ ماجدہ کی یہودی اتہامات سے بریت کر رہا ہے اس جگہ "بت پرست رومی حکام"

(باقی صفحہ ۲۳ پر)

سورۂ نساء ع ۴

البَیَانُ

قرآن مجید کا سلیس اُردو ترجمہ مختصر اور مفید تفسیری حواشی کیساتھ

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَ

تم پر حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں اور

عَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَ

تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، تمہارے بھائی کی بیٹیاں، تمہاری بہن کی بیٹیاں اور

اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ

تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے، رضاعت کے لحاظ سے بہنیں،

وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ

تمہاری بیویوں کی مائیں، تمہاری وہ پروردہ بچیاں جو تمہاری نگرانی میں ہیں اور

تفسیر۔(۱) اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اصولی طور پر ان عورتوں کا ذکر فرمایا ہے جن سے مسلمان کیلئے نکاح کرنا جائز نہیں۔ انکی تصریح کے بعد یہ اعلان فرما دیا ہے کہ ان محرمات کے علاوہ باقی عورتوں سے مسلمان کے لئے شادی کرنا روا ہے۔

(۲) اسلام نے شادی کے رشتہ کو ایک **مقدس معاہدہ** قرار دیا ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ طرفین کی رضامندی ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس رشتہ کے لئے گواہی بھی ضروری قرار دی ہے تاکہ نسلوں کے بارے میں کوئی اختلاط اور شبہ نہ ہو۔ خفیہ اور پوشیدہ نکاح کو اسلام نے جائز قرار نہیں دیا۔ اس سے اغوا کا راستہ کھلتا ہے۔

(۳) تمام وہ رشتے جن میں خون کا گہرا پیوند ہے انکو حرام قرار دیدیا ہے۔ دودھ کو بھی اس بارے میں مؤثر قرار دیا ہے بنیادی طور پر رضاعی ماں اور رضاعی بہن کی حرمت کا اعلان فرما دیا۔ بیوی کے تعلق میں ساس سے نکاح کی حرمت کو بیان فرمایا

مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ز فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ

تمہاری ان بیویوں کی بچیاں ہیں جن سے تم مجامعت کر چکے ہو۔ اگر تم نے ان سے مجامعت نہ کی ہو تو

بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ

پھر تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں بھی تم پر حرام ہیں

مِنْ اَصْلَابِكُمْ لا وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا

جو تمہاری صلب سے ہیں۔ یہ بھی حرام ہے کہ تم دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھو ہاں جو

قَدْ سَلَفَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ وَّالْمُحْصَنٰتُ

گزر چکا وہ قابل معافی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے شادی شدہ عورتیں بھی

مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ج كِتٰبَ اللّٰهِ

تم پر حرام ہیں سوائے ان کے جن کے تمہارے دائیں ہاتھ مالک ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فریضہ

عَلَيْكُمْ ج وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا

تم پر ہے۔ ان (محرمات) کے علاوہ باقی عورتوں سے نکاح تمہارے لئے حلال ہے اپنے مالوں (مہروں) کے عوض

اور بیوی اور اسکی بہن کو بیک وقت نکاح میں رکھنے کو ناجائز ٹھہرایا۔ اس میں خونی تعلق کا بھی اثر ہے اور جذبات کا بھی سوال ہے۔ بیوی کی ان بچیوں کا بھی حکم بیان فرمایا جو پہلے خاوند سے ہیں۔ اگر تو بیوی مدخول بہا ہے تو اسکی پہلے خاوند کی بچیاں حرام ہو جائیں گی اور اگر صرف لفظی نکاح ہوا ہے اور بیوی سے خلوت صحیحہ نہیں ہوئی اور نکاح ختم ہو گیا ہے تو اسکی پہلے خاوند کی بچیاں عام عورتوں کے حکم میں ہیں یعنی ان سے نکاح ہو سکتا ہے صلبی بیٹوں کی بیویوں کی حرمت کا بھی اعلان فرمایا محض رسماً یا پیار سے کسی کو بیٹا کہہ دینے سے شرعی حرمت نہیں ہوتی۔ یاد رہے کہ قرآنی اسلوب بیان کے مطابق لفظ اُمّ میں ماں، دادی وغیرہ سب شامل ہیں اور لفظ اِبن میں بیٹا پوتا وغیرہ سب داخل ہیں۔ لفظ بنت میں بیٹی، پوتی وغیرہ سب شامل ہیں۔

(۴) آیت کریمہ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ سے صراحتاً تو یہ ثابت ہوا کہ ایک بہن کی موجودگی میں دوسری بہن سے شادی

بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ

اس حال میں کہ تم دائمی نکاح کی پابندی کرنے والے ہو وقتی طور پر شہوت رانی کرنیوالے نہ ہو۔ پس شرعی نکاح کے ذریعہ

بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ

تم ان سے جو فائدہ حاصل کرو تو اُن کے فرض مہر ضرور ادا کرو۔ ہاں اِس بارے میں تم پر

عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

کوئی گناہ نہیں کہ باہمی رضامندی سے بعد ازاں کمی بیشی کر سکو۔ اللہ تعالیٰ خوب

كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا

جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ تم میں سے جو لوگ آزاد مومنات سے شادی کرنے کی مالی

اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ

طاقت نہیں رکھتے تو وہ تمہاری نوجوان مومن لونڈیوں سے شادی کر سکتے

اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ہیں جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو

جائز نہیں البتہ اسکے فوت ہو جانے یا علیحدہ ہو جانے کے بعد اسکی بہن سے شادی کی جا سکتی ہے ضمناً اس آیت سے یہ مسئلہ بھی واضح ہو گیا کہ اسلام اپنے مقررہ شرائط کے ماتحت ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دیتا ہے ہاں یہ پابندی لگاتا ہے کہ وہ دونوں بہنیں نہ ہوں۔

(۵) آیت کریمہ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ میں حکم دیا ہے کہ جو کسی کی منکوحہ ہو اس سے شادی جائز نہیں۔ لفظ مُحْصَنَہ کے تین معنے ہیں۔ اوّل۔ شادی شدہ۔ دوم۔ پاکدامن۔ سوم۔ آزاد اور حرّہ۔ امام راغب لکھتے ہیں "المحصنۃ اما بعفتہا او تزوجہا او بمانع من شرفہا وحریتہا" (المفردات) قرآن مجید میں یہ لفظ ہر سہ معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔ اس جگہ شادی شدہ عورتیں مراد ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جو غیر کی منکوحہ ہے تم کسی صورت میں اسے اپنے نکاح میں نہیں لا سکتے ہاں اگر ایسی عورت جنگ میں عملی حصہ لیتی ہوئی گرفتار ہو جائے اور اسکے رشتہ دار اور اسکی قوم کے لوگ تاوانِ جنگ ادا کر کے یا دوسرے طریقوں سے اسے آزاد نہ کرا لیں اور مسلمانوں پر اسکی حفاظت اور نگرانی کی ذمہ داری پڑ جائے تو امام وقت انہیں مناسب طور پر مومنوں کی زوجیت میں دے سکتا ہے۔ اختلاف دارین [illegible]

بِاِیْمَانِکُمْ ؕ بَعْضُکُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْکِحُوْھُنَّ بِاِذْنِ

خوب جاننے والا ہے ۔ تم آپس میں بوجہ ایمان ایکدوسرے کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہو ۔ تم ان لونڈیوں سے انکے مالکوں کی

اَھْلِھِنَّ وَاٰتُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ

اجازت سے نکاح کر سکتے ہو ۔ ان کو ان کے مہر دستور کے مطابق ادا کرو درآنحالیکہ وہ نکاح کی دائمی پابندی

غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ

میں ہوں وقتی طور پر شہوت رانی کرنے والیاں اور خفیہ دوستی پیدا کرنے والیاں نہ ہوں ۔ جب ان (لونڈیوں) کی شادی ہو جائے

فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَۃٍ فَعَلَیْھِنَّ نِصْفُ مَا عَلَی الْمُحْصَنٰتِ

اور وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی سزا ہوگی جو آزاد عورتوں

مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ الْعَنَتَ مِنْکُمْ ؕ وَاَنْ

پر ہوتی ہے ۔ یہ (اجازت) تم میں سے صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو نفس کی سرکشی سے ڈرتے ہیں ۔ تمہارا

تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ع ۴

صبر کرنا تمہارے لئے زیادہ بابرکت ہے ۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۔

(۶) اسلام نے مہر کو عورت کا مال قرار دیا ہے وہ اپنے مال کی پوری طور پر مالک ہے ۔ مہر حقیقت کی بنیاد ہے اور مالکانہ اختیارات کا آغاز ہے ۔ مہر خاوند کی حیثیت کے مطابق مقرر کرنا ضروری ہے ۔ مہر کی ادائیگی قرض کی طرح فرض ہے ۔ اہل عرب بالعموم زفاف (رخصتانہ) سے پہلے مہر ادا کر دیتے ہیں ۔ مہر میں باہمی رضامندی سے کمی بیشی ہو سکتی ہے لیکن قرآن مجید نے مردوں کو کہا ہے کہ تم اپنے مقام کو کبھی نظر انداز نہ کرنا ۔

(۷) قرآن مجید نے لونڈیوں کے نگرانوں کی اجازت سے ان سے نکاح کو جائز رکھا ہے مگر اشارہ یہی فرمایا ہے کہ بصورت نکاح صرف مجبوری کی صورت میں ہونی چاہیئے کیونکہ بیوی کے اخلاق وعادات کا بچوں پر ضرور اثر پڑتا ہے ۔ نکاح کی صورت میں لونڈی بھی بیوی ہے اور اسکے لئے بھی مہر ضروری ہے البتہ کافرانہ تربیت کے مدنظر لونڈیوں کیلئے سزا نصف رکھی گئی ہے ۔ اس سے ثابت ہے کہ حُرّہ کی سزا ایسی ہی ہے جس کا نصف ہو سکتا ہے پس رجم شرعی سزا نہیں شتو دُرّے ہی شرعی سزا ہے ✤

درس الحدیث

اسلام میں شرائطِ بیعت کے رُو سے گداگری ممنوع ہے

وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً
اَوْ ثَمَانِيَةً اَوْ سَبْعَةً فَقَالَ اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْنَا اَوَلَيْسَ قَدْ بَايَعْنَاكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَسَطْنَا اَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ
قَائِلٌ مِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلٰى مَاذَا نُبَايِعُكَ قَالَ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ
شَيْئًا وَتُصَلُّوا الْخَمْسَ وَاَنْ تَسْمَعُوْا وَتُطِيْعُوْا وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً وَلَا تَسْاَلُوا
النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَلَقَدْ كَانَ بَعْضُ اُولٰئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُهٗ فَلَا يَسْاَلُ اَحَدًا
اَنْ يُنَاوِلَهٗ اِيَّاهُ۔

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نو یا آٹھ یا سات صحابی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں تھے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا تم لوگ رسولِ خدا کی بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے عرض کی اے رسولِ خدا! کیا ہم پہلے آپ کی بیعت نہیں کر چکے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضورؐ نے پھر فرمایا کہ کیا تم رسولِ خدا کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرتے؟ اس پر ہم نے ہاتھ پھیلا دیئے تا حضورؐ کی بیعت کریں۔ ہم میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہم تو پہلے بھی بیعت کر چکے ہیں اب کن شرائط پر بیعت کریں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بیعت ان شرائط پر کرو گے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گے اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے پانچ نمازیں باقاعدہ ادا کرو گے۔ اپنے حکام کی باتوں پر کان دھرو گے اور ان کی پوری اطاعت کرو گے۔ پھر حضورؐ نے آہستہ سے فرمایا کہ یہ بھی شرطِ بیعت ہے کہ لوگوں سے کسی قسم کا سوال نہیں کرو گے کوئی چیز دوسروں سے نہ مانگو گے۔ حضرت عوفؓ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ پھر ہماری یہ حالت تھی کہ اگر ہم میں سے کسی کا کوڑا سواری کی حالت میں گر جاتا تھا تو وہ کسی اور کو نہ کہتا تھا کہ وہ کوڑا اٹھا کر اُسے پکڑا دے۔"

تشریح: معلوم ہوتا ہے کہ یہ تجدیدِ بیعت کسی خاص الٰہی تحریک کے ماتحت ہوئی تھی۔ شرائطِ بیعت میں ایک غیر معمولی بات یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کنندگان سے عہد لیا کہ وہ کسی سے کسی قسم کا سوال نہ کریں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا کتنا اعلیٰ نمونہ ہے کہ انہوں نے اس ارشاد کا اتنا پاس کیا ہے کہ ہاتھ سے گر جانیوالا کوڑا پکڑانے کے لئے بھی کسی کو نہیں کہتے تھے۔ اس حدیثِ نبویؐ سے ظاہر ہے کہ اسلام بنیادی طور پر گداگری اور بھیک مانگنے کے سخت خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو شرائطِ بیعت میں ذکر فرمایا ہے کہ کسی سے کوئی چیز نہ مانگی جائے۔ پس بہائیوں کا یہ دعویٰ سراسر غلط ہے کہ بہاء اللہ سے پہلے کسی نے گداگری کو ممنوع قرار نہیں دیا۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ہمارے مذہب کا خلاصہ"

" دین یہ ہے کہ خدا کی منہیات سے پرہیز کرنا اور اس کی رضامندی کی راہوں کی طرف دوڑنا اور اس کی تمام مخلوق سے نیکی اور بھلائی کرنا اور ہمدردی سے پیش آنا اور دنیا کے تمام مقدس نبیوں اور رسولوں کو اپنے اپنے وقت میں خدا کی طرف سے نبی اور مصلح ماننا اور ان میں تفرقہ نہ ڈالنا اور ہر ایک نوع انسان سے خدمت کے ساتھ پیش آنا ہمارے مذہب کا خلاصہ یہی ہے۔ مگر جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں، ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے **سانپوں** اور بیابانوں کے **بھیڑیوں سے صلح** کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔

میں اس وقت کسی خاص قوم کو بے وجہ ملامت کرنا نہیں چاہتا اور نہ کسی کا دل دُکھانا چاہتا ہوں۔ نہایت افسوس سے آہ کھینچ کر مجھے یہ کہنا پڑا ہے کہ اسلام وہ پاک اور صلحکار مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا۔ اور قرآن وہ قابلِ تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا۔ اور تمام دُنیا میں یہ فخر خاص قرآن شریف کو حاصل ہے جس نے انبیاء کی نسبت ہمیں یہ تعلیم دی کہ لا نفرّق بین احدٍ منھم ونحن لہٗ مسلمون۔ یعنی تم اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان میں یہ تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کر دیں۔ اگر ایسی **صلحکار** کوئی اور الہامی کتاب ہے، تو اس کا نام لو۔ قرآن شریف نے خدا کی عام رحمت کو کسی خاندان کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ اسرائیلی خاندان کے جتنے نبی تھے کیا یعقوب اور کیا اسحاق اور کیا موسیٰ اور کیا داؤد اور کیا عیسےٰ سب کی نبوت کو مان لیا۔ اور ہر ایک قوم کے نبی خواہ ہند میں گزرے ہیں اور خواہ فارس میں کسی کو **مکّار اور کذّاب** نہیں کہا بلکہ صاف طور پر کہدیا کہ ہر ایک قوم اور بستی میں نبی گزرے ہیں اور تمام قوموں کے لئے صلح کی بنیاد ڈالی مگر افسوس کہ اس **صلح کے نبی** کو ہر ایک قوم گالی دیتی ہے اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔" (رسالہ پیغام صلح محررہ ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۴-۱۵)

بزرگانِ اُمّت کی حکمت کی باتیں

(۱) قال ابن عباس ان اللہ تعالیٰ جعل الدنیا ثلاثۃ اجزاءٍ جزءٌ للمؤمن وجزءٌ للمنافق وجزءٌ للکافر فالمؤمن یتزوّد والمنافق یتزیّن والکافر یتمتّع

ترجمہ۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ ایک حصہ مومن کے لئے ہے، ایک حصہ منافق کے لئے ہے اور ایک حصہ کافر کے لئے ہے۔ مومن اپنے حصہ سے زادِ راہ تیار کرتا ہے۔ منافق اپنے حصہ سے دنیوی زینت اختیار کرتا ہے اور کافر اپنے حصہ سے دنیوی آرام حاصل کرتا ہے۔

(۲) قال یحییٰ بن معاذ الدنیا حانوت للشیطان فلا تسرق من حانوتہ شیئًا فیجئ فی طلبہ فیأخذک۔

ترجمہ۔ حضرت یحییٰ بن معاذؒ نے فرمایا کہ دنیا شیطان کی دکان ہے۔ پس اس کی دکان سے کچھ مت چرا ورنہ اس کی تلاش میں آکر وہ تجھے پکڑ لے گا۔

(۳) قال علیؓ کرّم اللہ وجہہ الدنیا والآخرۃ ضرّتان فبقدر ما ترضی احدٰھما تسخط الاخریٰ۔

ترجمہ۔ دنیا اور آخرت دو سوتیں ہیں جتنا تو ایک کو خوش کرے گا اتنا ہی دوسری کو ناراض کر دے گا۔

(۴) قال الفضیل لو ان الدنیا بحذافیرھا عرضت علیّ حلالًا لا احاسب علیھا فی الآخرۃ لکنت اتقذرھا کما یتقذر احدکم الجیفۃ اذا مرّ بھا ان تصیب ثوبہ

ترجمہ۔ حضرت فضیلؒ نے فرمایا کہ اگر دنیا اپنے سارے ساز و سامان سمیت حلال رنگ میں مجھے دی جاتی اور مجھ سے اس کا حساب بھی نہ لیا جانا ہوتا تب بھی میں اس سے اسی طرح گندی چیز سمجھ کر بچتا جس طرح تم میں سے کوئی مردار کے پاس سے گزرتا ہوا بچتا ہے کہ کہیں وہ اسکے کپڑے کو نہ لگ جائے۔

(۵) قال سعید بن مسعود اذا رأیت العبد تزداد دنیاہ وتنقص آخرتہٗ وھو بہ راضٍ فذٰلک المغبون الّذی یلعب بوجھہ وھو لا یشعر۔

ترجمہ۔ سعید بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب تم دیکھو کہ ایک شخص کی دنیا بڑھ رہی ہے اور آخرت کم ہو رہی ہے اور وہ اس حالت پر خوش ہے تو سمجھ لو کہ یہی وہ خسارہ پانے والا ہے جس سے مذاق ہو رہا ہے اور وہ عقل و شعور سے محروم ہے۔

(۶) قال الفضیل بن عیاض الدخول فی الدنیا ھیّن ولکن الخروج منھا شدید۔

ترجمہ۔ حضرت فضیلؒ کا قول ہے کہ دنیا میں داخل ہونا آسان ہے مگر دنیا سے نکلنا یا اسے چھوڑنا بہت مشکل ہے۔

(۷) قال داود الطائی رحمه الله یا ابن آدم فرحت ببلوغ أملك وانما بلغته بانقضاء اجلك ثم سوفت بعملك كأنّ منفعته لغيرك۔

ترجمہ۔ داؤد الطائیؒ نے فرمایا کہ اے آدم زاد! تو اپنی اُمید کے بر آنے پر خوش ہوتا ہے حالانکہ تو اُسے اپنی عمر کے ختم کرنے سے پاتا ہے۔ نیز تو اپنے عمل کو التواء میں ڈالتا جاتا ہے گویا اس کا فائدہ تجھے نہیں بلکہ تیرے غیر کو ملنے والا ہے۔

(۸) قال بشر من سأل الله الدنیا فانما یسأله طول الوقوف بین یدیه۔

ترجمہ۔ بشر صوفیؒ کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دنیا طلب کرتا ہے وہ تو گویا یہ دعا کرتا ہے کہ اسے خدا کے سامنے زیادہ کھڑا ہونا اور جواب دہ ہونا پڑے۔

(۹) قال ابو حازم ما فی الدنیا شیء یسرك الا وقد ألصق الله الیه شیئاً یسوؤك۔

ترجمہ۔ ابو حازمؒ فرماتے ہیں کہ دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جس سے تجھے خوشی پہنچے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ایسی چیز بھی چپکا دی ہے جس سے تجھے رنج پہنچ سکتا ہے۔

(۱۰) قال الحسن لا تخرج نفس ابن آدم من الدنیا الا بحسرات ثلاث انه لم یشبع مما جمع ولم یدرك ما أمل ولم یحسن الزاد لما قدم علیه۔

ترجمہ۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ انسان اس دنیا سے جاتے ہوئے تین حسرتیں ساتھ لے جاتا ہے (۱) وہ مال جمع کرنے سے سیر نہیں ہوا (۲) اس نے اپنی ساری تمناؤں کو حاصل نہیں کیا (۳) جس جگہ جا رہا ہے اس کے لئے بہتر زادِ راہ تیار نہیں کیا۔

(۱۱) قال بکر بن عبد الله من اراد ان یستغنی عن الدنیا بالدنیا کان کمطفئ النار بالتبن۔

ترجمہ۔ بکر بن عبد اللہؓ نے کہا ہے کہ جو شخص دنیا کما کر دنیا سے مستغنی ہونا چاہتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص بھوسے کے تنکوں سے آگ بجھانا چاہے۔

(مکاشفة القلوب للغزالی)

مکتبہ الفرقان

آپ ربوہ سے جملہ کتب مکتبہ الفرقان کی معرفت طلب فرما سکتے ہیں۔

(مینیجر)

صلیبی عقیدہ پر ایک فلسفیانہ نظر

کیا حضرت مسیح علیہ السّلام کا صلیب پر چڑھایا جانا بنی نوع انسان کے گناہوں کے لئے کفّارہ ہو گیا؟

افادیاتی دلیل کا خلاصہ

(محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے (کنٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

خدا جانے عیسائیوں کے کفارہ کا خیال کہاں سے اور کب سے پیدا ہوا۔ انبیاء کی تعلیمیں تو سادہ اور عقل و انصاف اور فطرت کے عین مطابق ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے اپنے اقوال بھی اسی معیار اور نہج کے ہیں۔ انبیاء سابق بھی یہی سکھاتے رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم تو اس سلسلہ میں مثالی تعلیم ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی تصویر کے طور پر اور اپنے حُسن کو ظاہر کرنے کے لئے بنایا۔ اسی لئے انسان کو جہاں اور بہت کچھ دیا اسے ارادہ اور اختیار بھی دیا۔ تا اس کے کاموں اور اعمال میں قدرت اور آزادی اور انتخاب اور نیک و بد کی تمیز کا ہلکا سا نقشہ بھی نظر آئے۔ آزادی کا لازمی نتیجہ لغزش اور غلطی اور گناہ تھا۔ لیکن لغزش اور غلطی اور گناہ کا علاج پھر اسی آزادی اور اختیار میں تھا۔ اسلئے اللہ تعالےٰ نے جہاں ہدایت اور گمراہی کے دونوں راستے انسان کو دکھا دیئے وہاں یہ بھی بتا دیا کہ وہ کمزوریوں اور مشکلات کے وقت اس سے مدد مانگے گا اور غلطی اور گناہ کر بیٹھے تو اس کے غفران کی جستجو کرے گا تو وہ گناہ سے بچ کر بھی ترقی کرنے لگے گا۔

پے در پے تمام انبیاء اپنے قول اور عمل کے ذریعہ یہی تعلیم لوگوں کو دیتے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہنے والی اور کام آنے والی مکمل تعلیم دی اور اپنے زندہ جاوید نمونہ سے اور اپنی اُمت کی شاندار روایت سے آخری زمانے میں اپنے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارت سے دنیا کو ہر طرح محفوظ و مصئون و مطمئن کر دیا لیکن حضرت مسیحؑ کے ماننے والوں کی اکثریت نے ایک افسانہ ایجاد کیا۔ اس کے اوائل کے ماننے والوں نے نہیں بلکہ بعد میں آنے والے لوگوں نے یورپ میں اپنی قوم کے نفوذ کی خاطر قدیم مشرکانہ خیالات اور نظریات کو مسیحیت کی مرکزی شخصیت یعنی مسیح علیہ السلام کے واقعۂ صلیب میں سمجھ کر پیش کرنا شروع کر دیا اور یہ

بات پھیلنی شروع ہوگئی حتیٰ کہ عیسائیت سے مراد یہی مشرکانہ اور وہمی نظریات ہوگئے۔ ہر چند کہ اعتدال اور توحید کے خیالات بھی عیسائیوں میں قائم رہے مگر ایک اقلیت کی صورت میں۔

ہمارے زمانے میں عیسائی مشنریوں نے مشرکانہ خیالات دنیا بھر میں پھیلانے شروع کر دیئے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اور صفات کے متعلق، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت اور آنحضور کی عالمگیر اور ہمیشہ زندہ و سرسبز رہنے والی تعلیم کے متعلق ایک خاص علم و عرفان بخشا تھا اور ایک خاص درجہ کی غیرت اپنی جناب سے دے رکھی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کے ان عقائد کو بنی نوع انسان کی علمی و اخلاقی و روحانی ترقی کیلئے سخت مہلک سمجھا۔ ان کی بجائے اسلامی تعلیمات کو اس زمانے کے لئے اکسیر خیال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے امر اور اس کی تائید سے عیسائی منادوں کو للکارا۔

سراج الدین عیسائی ایک مسلمان تھا جو ایک دفعہ عیسائی ہوکر پھر مسلمان ہوگیا۔ لیکن پھر عیسائیوں کے نرغے میں پھنس گیا۔ اس نے عیسائیت کا وکیل بن کر چار سوال حضور علیہ السلام کے پاس بھیجے۔ گویا وہ عیسائی عقائد اور نظریات کی اسلامی عقائد اور نظریات پر فوقیت ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ سراج الدین کا پہلا سوال یہی تھا کہ عیسائی تعلیم میں آیا ہے کہ حضرت مسیح نے صلیب پر موت قبول کی اور اس طرح بنی نوع انسان کے گناہوں کے لئے کفارہ ہوکر مر گئے۔ کیا اسلام میں بھی ایسی قربانی اور بنی نوع انسان کے لئے اس درجہ کی محبت کا نشان ملتا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب دیا کہ اسلام میں ایسی بے معنی اور بے نتیجہ کوئی بات نہیں بلکہ اسلام میں وہی تعلیم ہے جو ہمیشہ سے انبیاء کے ذریعہ خدا تعالیٰ دنیا کو دیتا رہا ہے اور جو کہ عین فطرت اور عقل اور انسان کی اخلاقی اور روحانی امنگوں کو پورا کرنیوالی ہے اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کرے، اس کے فضل اور رحم کا طالب بن کر اس سے دعائیں کرے اور اپنی غلطیوں اور لغزشوں کے لئے معافی مانگتا رہے اور اس کے لئے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل اور زندہ نمونہ اپنے سامنے رکھے اور اس امید اور یقین کے ساتھ سب کچھ کرے کہ ہر زمانے میں حضور کی اپنی امت ہی کے اور حضور کے فیض سے فیضیاب ہونے والے نمونے موجود رہیں گے جن کی مثال لوگوں کے لئے گویا شمع ہدایت ثابت ہوگی۔ اس کے مقابلہ میں عیسائی نظریہ اول تو عقل اور انصاف کے خلاف ہے کیونکہ یہ کہاں کا انصاف ہے اور کہاں کی عقل ہے کہ گناہ تو زید کرے اور سزا عمرو کو ملے اور عمرو کی سزا سے سمجھ لیا جائے کہ زید کو سزا ہوگئی اور اس سزا سے اس کی اصلاح بھی ہوگئی۔

دوسرے عیسائی نظریہ میں یہ ظلم کیا گیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنے مشن میں ناکام اور خدا کی محبت اور خدا کی رضا سے دور کئے گئے ایک شخص کی صورت میں پیش کیا گیا ہے جیسی موت تورات کی تعلیم اور خود

عیسائی اقوال کے مطابق ایک لعنتی موت ہے اور مصلوب ہونے والا ملعون ہوتا ہے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ صلیب پر موت پانے سے حضرت مسیح نہیں بلکہ آپ کے دشمن کامیاب ہوگئے اور خدا نہیں بلکہ شیطان کامیاب ہوگیا۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام جس کام کے لئے کھڑے کئے گئے اور جس کے لئے وہ کھڑے ہوئے یعنی بنی اسرائیل کی کل قوم کی اصلاح اور ہدایت کا کام، وہ دھرے کا دھرا رہ گیا۔ ایک و استعاذ، خدا کے پیارے مسیح علیہ السلام جیسے انسان کے متعلق ایسا خیال نہایت مکروہ اور گندہ خیال ہے۔

سوم۔ یہ خیال بالکل انوکھا ہے۔ سچائی کی تائید میں عام طور پر اور لوگ بھی ہوتے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام تو اپنے سے پہلے سلسلۂ انبیاء ابراہیم و موسیٰ اور دیگر اسرائیلی انبیاء کا احترام کرنے والے اور اس کے ماننے والے تھے۔

عیسائی نظریہ کی تائید تورات میں کہاں ہے؟

یہ عجیب و غریب نظریہ جس کی تائید عیسائیوں کے اپنے واجب الاحترام بزرگوں اور انبیاء کی طرف سے بھی نہیں ہوتی مردود شیطانی نظریہ ہے۔

لیکن ان دلائل کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ اتنا کچھ ظلم عقل اور انصاف اور قدیم تعلیموں اور انسان کے روحانی کانشنس پر کر چکنے کے بعد اگر اتنا ہی ہوتا کہ مسیح علیہ السلام کی اس فرضی اور افسانوی قربانی کے بعد کم از کم ان کے ماننے والوں سے گناہوں کا خاتمہ ہوجاتا یا ان کے ہی گناہ بخشے جاتے اور جو ایک دفعہ عیسائی ہو جاتا پھر ایسا محفوظ ہو جاتا کہ دوبارہ کسی اور عقیدہ میں داخل ہونے کا نام نہ لیتا تو نئی سی کوئی بات ہوتی — پر عملی اور افادی یا افادیاتی دلیل کہلا سکتی ہے۔

ہر بحث میں کچھ عقلی، کچھ علمی، کچھ اخلاقی دلائل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ افادیاتی دلائل بھی ہوتے ہیں۔ سائنس میں بھی افادیاتی دلائل ہوتے ہیں، فلسفہ میں بھی ہوتے ہیں اور روزمرہ زندگی میں تو افادیاتی دلائل کا خاص مقام ہے اور یہ دیکھا جاتا ہے کہ جس خیال یا نظریہ کو ایک اہم سچائی کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ کیا اس کے وہ اہم نتائج بھی مرتب ہوتے ہیں جن کی وہ نظام نشاندہی کرتا ہے اسلئے افادیاتی دلائل کا ایک اصطلاحی نام نتائجی یا نتائجیاتی دلیل بھی ہے۔ یعنی کسی مزعومہ سچائی یا نظریہ کو ایسے نتائج کے لحاظ سے پرکھنا اور جانچنا۔ سو نتائج اور افادہ کے لحاظ سے کفارہ کا خیال سراسر بودہ ثابت ہوتا ہے۔

جب عیسائی حضرات سے پوچھا جاتا ہے کہ اگر کفارہ کے بغیر گناہ سے نجات نہیں تو بے شمار فرزندان آدم جن میں انبیاء قبل از مسیح بھی شامل ہیں ان کی نجات کیسے ہوئی؟ تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ وہ بھی اسی کفارہ سے ہوئی۔ لیکن عیسائی حضرات خود ہی ان بزرگ انبیاء کے گناہ بھی گنواتے رہتے ہیں۔ پھر کفارہ نے کیا کیا؟ ماسوا اس کے دیکھنے والی بات یہ ہے کہ گناہ سے بریت کن اسباب اور حالات اور شرائط کے ماتحت ہوتی ہے۔ تاریخ کے عام مشاہدہ سے اور لدنی علوم کی رُو

سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ بالکل اور ہے۔

اور کفارے کے نظریہ کے رُو سے جو گناہ اور برأت از گناہ کی کیفیات دنیا میں نظر آسکتی ہیں وہ بالکل اور ہیں۔ جو کچھ علم اور مشاہدے اور تجربے سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا میں نیک اور بد دونوں قسم کے لوگ ہمیشہ ہی موجود ہوتے ہیں اور ہمیشہ ہی رہیں گے کیونکہ انسانی حریت کا یہی تقاضا ہے اور یہی نتیجہ ہے۔ ساری قومیں ایسی ہیں کہ ان میں نیک اور بد بھی ہوتے ہیں اور امکانی طاقتیں بھی سب قوموں کو برابر ملتی ہیں۔ ان کے نیک و بد استعمال سے قومیں اور افراد نیک یا بد بن جاتے ہیں۔ مذہبی تعلیمیں ان طاقتوں میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتیں اور نہ کر سکتی ہیں۔ خالقِ فطرت نے کچھ ایسا ہی کر رکھا ہے کہ انسانی افراد اور انسانی گروہوں کو اس لحاظ سے برابر رکھا ہے۔ اس کی ربوبیت اور رحمانیتِ عامہ کا یہی تقاضا ہے۔

عیسائی نظریّہ کے مطابق یہ مساوات ختم ہو جانی چاہیئے جو مسیح کی قربانی (ہمارے نزدیک فرضی قربانی) پر ایمان لے آئے انہیں نیک۔ اور باقیوں کو بد ہو جانا چاہیئے۔ یعنی عیسائی قوموں اور عیسائی ممالک میں نیکی ہی نیکی نظر آنی چاہیئے حالانکہ معاملہ برعکس ہے۔ آجکل ظلموں اور بداخلاقیوں اور قسم قسم کی نئی نئی بے حیائیوں کی ایجاد کا کام عیسائی ممالک اور عیسائی قومیں ہی کر رہی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی نظریّہ محض وہم ہے۔ یہ ان کا ایک قومی نعرہ بن چکا ہے جس سے عالمگیر انسانیت اور عالمگیر انسانی ضروریات کو کچھ بھی فائدہ نہیں۔

طبعی اور فطری اور عقلی لحاظ سے جو کچھ ہونا چاہیئے وہ یہ ہے کہ دنیا میں نیک و بد افراد بھی ہوں اور نیک و بد قومیں بھی ہوں۔ چنانچہ یہی نظارہ نظر آتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نیکی بدی کی تقسیم اور اس کا کہیں زیادہ اور کہیں کم ہونا بعض طبعی اور فطری قانونوں کے ماتحت ہے نہ کسی ورثہ کے گناہ کے ماتحت اور نہ کسی قربانی یا کفارہ کے ماتحت۔ ہاں افراد میں بھی اور قوموں میں بھی نیکی و بدی کے لحاظ سے فرق ضرور نظر آتا ہے۔ اور یہ فرق مذہبی تعلیموں، ان کی عملی تاثیروں اور ہر مذہب میں جو عملی نمونے پیش ہوتے ہیں ان کی وجہ سے ہے۔

مذہبی تعلیم کا یہ کام ہے کہ بتائے کہ انسان اپنے طبعی ملکات کو کہاں اور کس حد تک اور کس صورت میں استعمال کریں۔ مذہبی تعلیموں کے لئے یہ میدان کھلا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ میدان بڑا وسیع اور یہ کام بہت بڑا ہے جو مذہبی تعلیمیں کر سکتی ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھو تو اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ سب پر بھاری ہیں۔ سب اسلام اور بانیٔ اسلام کے احسان کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اسلام میں ہی نیکی و بدی کی صحیح تعریف ملتی ہے۔ اسلام میں ہی وہ حکمتیں بیان ہوئی ہیں جو شریعت کے چھوٹے بڑے احکام میں مضمر ہیں۔ اسلام

ہی ہیں وہ تاثیریں اور برکتیں ملتی ہیں جن سے انسان عملاً نیک بن سکتے ہیں اور جن سے قومیں نیکی کے معیار سے بلند و بالا ہو سکتی ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ دوسرے لوگ بھی ایسے دعوے کرتے ہیں، لیکن دعووں کا معقول امتحان ہونا چاہیئے اور معقول امتحان یہ ہے کہ بانی اسلام کی عملی زندگی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عملی نمونہ کا مقابلہ دوسرے بانیانِ مذاہب (بشمول حضرت مسیح ناصری علیہ السلام) سے کر لیا جائے۔ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا مقابلہ دوسرے پیشوایان مذاہب کے صحابہ سے کر لیا جائے۔ بانی اسلامؐ کے تابعین کا مقابلہ دوسرے پیشوایان کے تابعین سے کر لیا جائے۔ اسلامی بادشاہوں کا مقابلہ دوسری قوموں کے بادشاہوں سے کر لیا جائے۔ مسلمانوں کے جرنیلوں اور فاتحین کا، مسلمانوں کے مفکرین اور فلسفیوں اور اہل قلم و اہلِ سیاست کا مقابلہ دوسرے مذاہب کے جرنیلوں اور فاتحین، اہلِ سیاست اور اہلِ قلم سے کر لیا جائے۔ اس زمانے میں تمام سچائیاں ہزار قسم کے وسوسوں اور پراپیگنڈہ کے پردوں کی وجہ سے اوجھل ہو گئی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ اس زمانے میں مذاہب کا مقابلہ خوارق کے ذریعہ سے ہوگا تاکہ معلوم ہو کہ خدا کی مقبول تعلیم کون سی ہے اور خدا کے مقبول بندے کون ہیں۔ حضورؑ نے اعلان فرمایا کہ اس زمانے میں خدا کے نشان سب حضورؑ کے حق میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس امتیاز کا سہرا اسلام اور بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام اور کتاب اسلام یعنی **قرآن** کے سر پر ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک +

مباحثات بند کر دیئے جائیں

معقول رنگ میں تبادلۂ خیالات کا انتظام ہونا چاہیئے

موجودہ زمانہ میں مذہبی مباحثات و مناظرات نے جو ناپسندیدہ صورت اختیار کر لی ہے اور علماء نے جو شر پسند طریقہ شروع کر رکھا ہے اس کے پیش نظر ضروری ہے کہ حکومت ان تمام مباحثات و مناظرات کو بند کر دے جو ملک کے امن کو برباد کرتے اور عوام میں نفرت کے بیج بوتے ہیں البتہ تبادلۂ خیالات کے لئے پُرامن ماحول میں موقعہ ملنے سے ذہنی ارتقاء ہو سکتا ہے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ دنوں ایک ضلع کے محافظِ امن نے شریک مجلس ہو کر دو مذہبی جماعتوں کے لئے ایسے تبادلۂ خیالات کا موقعہ مہیا فرمایا۔ یہ بہترین صورت ہے اس کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے۔

(ایڈیٹر)

حاصل مطالعہ

پانچ حوالے

۱۔ علماء ہند اور انگریزوں سے جہاد

ماہنامہ "سیارہ ڈائجسٹ" (جولائی ۱۹۶۶ء) میں چھپنے والے ایک قسط وار مضمون "اسلام کی کہانی" (مؤلفہ میاں عبدالرشید) میں سر سید مرحوم کے ذکر پر لکھا ہے:-

"سب سے پہلے تو اُس (سر سید) نے مسلمانوں کے دلوں سے یہ بات نکالنے کی کوشش کی کہ انگریزی حکومت کے خلاف جہاد فرض ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ مسلم اکابرین کے ایک اجلاس میں جو آغاز ۱۸۲۳ء میں سید احمد شہیدؒ کی زیرِ صدارت کلکتہ میں منعقد ہوا تھا۔ سید کرامت علی جونپوری نے ہندوستان کو "دار الحرب" قرار دینے کی مخالفت کی تھی۔ اس کے بعد ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے دوران تھانہ بھون میں جہاد کے موضوع پر ایک تاریخی مجلسِ مشاورت ہوئی جس میں حاجی امداد اللہ، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، اور دیگر اکابرین نے حصہ لیا۔ شیخ محمد تھانوی نے جو مولانا اشرف علی تھانوی کے اُستاد اور پیرِ طریقت تھے انگریزوں کے خلاف جہاد کی مخالفت کی اور کم و بیش وہی دلائل دیئے جو اس بارہ میں سر سید پیش کرتے تھے۔"

(ملک محمود احمد ابن عبدالجلیل صاحب مشرت لاہور)

۲۔ انگریزی حکومت کی اطاعت اولوالامر میں داخل ہے

جناب مولوی ظفر علی خان صاحب کے والد ماجد جناب مولوی سراج الدین صاحب نے لکھا ہے کہ:-

"ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے خوشی ہوئی اور رنج بھی کہ حضرت اقدس امامِ وقت و مسیح موعود جناب مرزا غلام احمد خان صاحب قادیانی مدظلہم نے اپنے بعض معتقدین کے سوال کے جواب میں یہ حکم صادر فرمایا ہے کہ ایکٹ جدید (یعنی ۱۹۰۶ء ناقل) متعلقہ نو آبادی کے خلاف زمینداروں کے جو جو جلسے ہوئے ہیں یا ہو رہے ہیں ان میں ان کو شامل نہ ہونا چاہیئے۔ بلاشبہ یہ امر ہماری خوشی کا باعث ہے کہ ہماری قوم کے لیڈر اور پیشوا گورنمنٹ کی مخالفت کو خلافِ مذہب خیال کرتے ہیں اور ہمارا اپنا بھی یہی ایمان ہے۔

قرآن کریم میں صاف حکم ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامرمنکم اس کی صحت میں جو شک لاوے وہ کافر ہے اور اس کی تعمیل میں جو قصور کرے وہ گنہ گار ہے۔"

(اخبار زمیندار لاہور جلد ۲ ملا ۱۷ کالم ۱)

(سید احمد علی مربی انچارج سیالکوٹ)

۳۔ حضرت مسیح موعودؑ کا مقام حضرت مجدد الف ثانی رح کی نظر میں۔

حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد سرہندی رح لکھتے ہیں :۔

"چوں شریعتِ خاتم الرسل علیہ السلام از نسخ و تبدیل محفوظ است علماءِ امتِ او را حکم انبیاء داده کارِ تقویتِ شریعت و تائیدِ ملت را بایشاں تفویض فرموده مع ذالک یک پیغمبر اولوالعزم را متابع او ساختہ ترویج شریعت او نموده است۔" (مکتوبات جلد ۱ ...)

ترجمہ۔ جبکہ حضرت خاتم النبیین علیہ السلام کی شریعت نسخ و تبدیل سے محفوظ کر دی گئی لہذا اس امت کے ربانی علماء کو خدا تعالیٰ نے انبیاء کا درجہ دیکر تقویتِ شریعت اور تائیدِ ملت کا فریضہ انکے سپرد کیا۔ لیکن اس کے باوجود خدا نے ایک اولوالعزم نبی کو حضور علیہ السلام کا تابع بنا دیا جو آپ کی شریعت کی ترویج کرے گا۔"

نوٹ :۔ یہ اولوالعزم امتی رسول جو آپ کا تابعدار ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں +

۴۔ مسیح موعود نبی بھی ہے اور مجدد بھی

محترم قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں :۔

"شکستِ دجالیت کی صورت بجز اس کے اور کیا ہو سکتی تھی کہ اس دجالِ اعظم کو نیست و نابود کرنے کے لئے امت میں ایک ایسا خاتم المجددین آئے جو خاتم النبیین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو..... مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ ختمِ نبوت کی روحانیت کا انجذاب اسی مجدد کا قلب کر سکتا تھا جو خود بھی نبوت آشنا ہو محض مرتبۂ ولایت میں یہ تحمل کہاں کہ وہ درجۂ نبوت کی بھی برداشت کر سکے۔ اس کی صورت بجز اس کے اور کیا ہو سکتی تھی کہ کسی نبی کو...... اس امت میں مجدد کی حیثیت سے لایا جائے جو طاقت تو نبوت کی لئے ہوئے ہو مگر اپنی نبوت کا منصب تبلیغ اور مرتبۂ تشریع لئے ہوئے نہ ہو۔"

(تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام ص ۲۴۵)

۵۔ تصویر کشی کے متعلق شاہ فیصل کا مسلک

جماعت احمدیہ کے اس مسلک پر کہ ضرورت اور مصالح عامہ کے لئے تصویر کھچوانی جائز ہے۔ مخالفین

اعتراض کیا کرتے ہیں۔ ہم ایسے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آج خانہ کعبہ کے پاسبان نہ صرف اس مسئلہ میں ہمارے ساتھ متفق ہیں بلکہ عالی مرتبہ شاہ فیصل نے اپنے دورۂ پاکستان کے ایام میں اپنی تصاویر لینے کی خود قصداً اجازت دی۔ چنانچہ روزنامہ مشرق لاہور لکھتا ہے:-

"یہ خبر راولپنڈی کی ہے ۲۱ راپریل کا ذکر ہے ریس کورس کے میدان میں پولو میچ ہو رہا تھا شاہ فیصل مہمان خصوصی تھے۔ میچ ختم ہوا تو شاہ نے انعامات تقسیم کئے۔ اخباروں کے فوٹو گرافر اس موقع پر موجود تھے انہوں نے مہمان گرامی سے یہ گزارش کی کہ ہم پولو میچ کی دونوں ٹیموں کے ساتھ آپ کی تصویر کھینچنا چاہتے ہیں تو عنایت کیجئے۔ شاہ فیصل بڑے ملنسار اور حلیم الطبع ہیں مسکرا کر اپنی نشست سے اُٹھے اور صدر ایوب کے ہمراہ دونوں ٹیموں کے ارکان کے درمیان کھڑے ہو گئے۔ فوٹو گرافروں کو خدا ایسا موقع دے ڈھیر ساری تصاویر بنا ڈالیں۔ شاہ فیصل جب اپنی نشست پر بیٹھنے لگے اور گروپ منتشر ہونے لگا تو اچانک شاہ کی نظر ایک فوٹو گرافر پر پڑی جو اپنے کیمرے سے بُری طرح اُلجھا ہوا تھا...... شاہ فیصل نے اپنے گروپ کو منتشر ہونے سے روک لیا اور خود بھی جم کر کھڑے ہو گئے۔ فوٹو گرافر کو موقع مل گیا اُس نے جھٹ سے تصویر بنالی۔" (مشرق ۲۵ راپریل ۱۹۶۶ء)

(عزیز الرحمٰن منگلا مربی سلسلہ سرگودھا)

مغربی تہذیب

(شمس الاطباء جناب حکیم محمد صدیق صاحب)

قابلِ صد فخر تھا انساں کا وہ عہدِ "جہول"
تھی فرشتوں کو بھی جبکہ طاعتِ انساں قبول

یہ ظلوماً اور جہولاً باعثِ صدر شک تھا
جب سکھاتا تھا ملائک کو بھی آئین و اصول

آگئی "تہذیب" تو انسانیت جاتی رہی
یہ اصولوں کا معلم ہو گیا خود بے اصول

چشمِ ظاہر بیں ہوئی روشن تو وہ اندھی ہوئی
آنکھ جس پر ہو رہا تھا نورِ عرفاں کا نزول

کیا عجب ہی چال ہے یہ ماہرانِ دجل کی
نام پر امداد کے آزادیاں لیتے ہیں مول

لُوٹنے کا ہے عجب اقوامِ غالب کا طریق
غیر کے گھر میں بنامِ امن کرتی ہیں نزول

ساری دنیا کو ہی دیتے ہیں سبق انصاف کا
خود مگر سب کچھ بوقتِ امتحاں جاتے ہیں بھول

اس مہذب قوم کے وعدوں پر ہو کیسے یقیں
جس کے ہر وعدہ میں ہے گنجائشِ ایپل فول

کر نہیں سکتی اگر انصاف تو بے کار ہے
مجلسِ اقوام ہو یا مجلسِ حلف الفضول

پر ذرا اقوامِ غالب سوچ لیں یہ بات بھی
سخت ہوتا ہے بہت قہرِ سماوی کا نزول

امن اب میرے سوا ہوگا نہیں ہرگز نصیب
کر گیا ہوشیار دنیا کو زمانے کا رسول

وقت پر ہوتا ہے اظہارِ ندامت بھی مفید
سر سے پانی جب گزر جائے تو "آمنت" فضول

خصوصی مقالہ

غیر مبایعین کی کتاب "فتح حق" پر طائرانہ نظر

("وہ سمجھتے ہیں کہ گالی اور بدزبانی میں ہی فتح ہے" ـــــ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام مضمون جلسہ لاہور)

(۱)

فاروقی صاحب کی "نمک حرامی"

غیر مبایعین کو جماعت احمدیہ اور اس کی ترقی و استحکام سے جو بغض و عناد ہے اُس کا تازہ ترین شاہکار حاجی ممتاز احمد صاحب فاروقی برادر نسبتی جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی کتاب "فتح حق" ہے۔ اس کتاب کی اشاعت کا پہلا اعلان غیر مبایعین کے اخبار لائٹ مؤرخہ ۲۴ جولائی ۱۹۶۶ء میں ہوا ہے۔ اس کتاب میں پرانے اور فرسودہ اعتراضات کے علاوہ جن کے ہماری طرف سے بارہا جواب دیئے جا چکے ہیں صرف یہ جدّت ہے کہ حاجی فاروقی صاحب نے جماعت احمدیہ کے مقدس پیشوا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی **وفات کے بعد** حضورؓ کے متعلق انتہائی گندے اور دلآزار الفاظ شائع کرکے لاکھوں احمدیوں کے دلوں کو شدید مجروح کیا ہے۔ بطور مثال ہم چند الفاظ درج کرتے ہیں (نقلِ کفر کفر نباشد)۔ حاجی فاروقی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے:۔

(۱) "گستاخ" ص ۳۷ (۲) "خلیفہ صاحب کے مکر" ص ۴۶ (۳) "فتنہ پرداز لڑکا" ص ۴۷۔

(۴) "بدکار لڑکا" ص ۴۷ (۵) "یزید کی طرح" ص ۴۷ (۶) "ڈھونگ رچایا" ص ۴۵۔

افسوس ہے کہ اہلِ پیغام جنگ خود ہی غیر بن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل اشعار کے مصداق بن گئے ہیں؎

چیست اے کورکِ فطرت تباہ　　طعنہ بر خوباں بدیں روئے سیاہ

کارِ پاکاں بر بداں کردن قیاس　　کارِ ناپاکاں بود اے بدحواس

(درثمین فارسی ص ۴۳)

ہم کتاب "فتح حق" کے تمام بہتانوں اور دلآزاریوں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں اپنی طرف سے کوئی

جواب نہیں دیتے البتہ حاجی فاروقی صاحب کو اُن کے بہنوئی اور سابق امیر مولوی محمد علی صاحب کے مندرجہ ذیل الفاظ ضرور یاد دلاتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے لکھا تھا کہ :-

"مَیں بار بار کہتا ہوں کہ صاحبزادہ صاحب (سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ۔ ناقل) کی عزت کرتا ہوں۔ وہ میرے آقا کے صاحبزادے ہیں اگر مَیں ان کی عزت و احترام کو ملحوظ نہ رکھوں تو بڑی نمک حرامی ہوگی۔" (پیغام صلح ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء مٹ)

(۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پاکدامنی پر اہلِ پیغام کی شہادت

حاجی فاروقی صاحب نے مستریوں اور مصری صاحب کے گندہ اتہامات اور ناپاک الزامات کو بار بار دُہرا کر اپنے اندرونہ کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ان ناپاک بیانات کی تردید کر چکی ہے۔ آسمانی تائید و نصرت کا جماعت احمدیہ کے شاملِ حال ہونا ان افتراؤں کا جواب ہے۔ حاجی فاروقی صاحب کی ان تمام باتوں کا مدلّل اور معقول جواب احمدیہ لٹریچر میں بارہا دیا جا چکا ہے۔ آج ہم ان ناخلف لوگوں کو ان کے بزرگوں کے صرف دو بیان یاد دلاتے ہیں جو انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طہارت نفس، عفت، تقویٰ اور اعلیٰ پاکیزگی کے متعلق شائع کئے تھے۔

اوّل۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے تحریر فرمایا کہ :-

"اس وقت صاحبزادہ صاحب (حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ عنہ۔ ناقل) کی عمر ۱۸-۱۹ سال کی ہے اور تمام دنیا جانتی ہے کہ اس عمر میں بچوں کا شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں زیادہ سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں تو اعلیٰ تعلیم کا شوق اور آزادی کا خیال ان کے دلوں میں ہوگا مگر دین کی یہ ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش جو اُوپر کے بے تکلف الفاظ (منقولہ از مضمون تشحیذ الاذہان) سے ظاہر ہو رہا ہے **ایک خارق عادت بات ہے** ..... ایک اٹھارہ برس کے نوجوان کے دل میں اس جوش اور ان امنگوں کا بھر جانا معمولی امر نہیں کیونکہ یہ زمانہ سب سے بڑھ کر کھیل کود کا زمانہ ہے۔ اب

وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں اِس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افترا رہے تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا ؟ جھوٹ تو ایک گند ہے پس اس کا اثر تو چاہیئے تھا کہ گندہ ہوتا نہ یہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی "
(ریویو آف ریلیجنز اُردو قادیان جلد ۹ ۳)

دوم- جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے لکھا ہے کہ :-

" پیارے ناظرین ! ہم آپ کو یقین کُلی دلاتے ہیں کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب (سیدنا حضرت محمود ایّدہ اللہ الودود- ناقل) کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور ملجا اور ماوی سمجھتے ہیں اور ان کی پاکیزگی رُوح اور بلندی فطرت اور علوِّ استعداد اور روشن جوہری اور سعادتِ جبلی کو مانتے ہیں اور دل سے ان سے محبت کرتے ہیں ۔ وَاللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ شَہِیْدٌ ۔ صرف اعتقاد میں فرق ہونے کی وجہ سے ہم ان سے بیعت نہیں کر سکتے "
(پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء ۔مقالہ افتتاحیہ)

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ کا اعتراف

حاجی فاروقی صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے (معاذ اللہ) غیر مستجاب الدعوات ثابت کرنے کے لئے لکھا ہے :-

" ان الہاموں کے درمیان ایک الہامی دُعا حضرت مرزا صاحب کی زبان پر جاری کر کے اس امر کی طرف ایک لطیف اشارہ بھی کر دیا کہ موجودہ اولاد طیب اور پاک نہیں ہے جیسا کہ الہام رَبِّ ھَبْ لِیْ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً یعنی اے میرے رب مجھے پاک اولاد عطا فرما- کتاب تذکرہ ص ۴۳۷ سے ظاہر ہے اور اس الہامی دعا کے بعد حضرت مرزا صاحب کے ہاں کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی "
(فتح حق ص ۳۲)

اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں غیر مقبول تھیں اور آپ اپنے مقصد میں ناکام رہے ہیں کیونکہ وہ ذریت طیبہ جس کے لئے حضور نے فرمایا تھا ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد

کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہراک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(آمین مطبوعہ ۱۹۰۱ء)

بقول غیر مبائعین یہ ساری اولاد تو ضائع ہو گئی اور یہ سب غیر طیّب اور غیر پاک ہو گئے (معاذ اللہ) اور جو دُعا بقول حاجی فاروقی صاحب (یعنی رَبِّ هَبْ لِیْ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً) خود اللہ تعالیٰ نے پاک اولاد کے لئے سکھلائی تھی اس کے بعد حضور علیہ السلام کے گھر میں کوئی بچہ پیدا ہی نہیں ہوا۔ گویا اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہ بشاراتِ الٰہیہ سے پیدا ہونے والی اولاد طیّب و پاک قرار پائی اور نہ ہی آپ کو بعد ازاں کوئی اور لڑکا عطا ہوا۔

حاجی فاروقی صاحب کا یہ سارا بیان محض بغض و عداوت کا کرشمہ ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری اولاد اور آپ کے سارے فرزند الٰہی بشارتوں کے مطابق پاک و طیّب ہیں اور یہ بات خود غیر مبائعین کے مسلّمات و معتقدات میں داخل تھی۔ چنانچہ اخبار پیغامِ صلح مؤرخہ ۲۹ر مارچ ۱۹۱۴ء کے مقالہ افتتاحیہ کے الفاظ ذیل ہمارے اس بیان پر قاطع دلیل ہیں۔ لکھا ہے:۔

"اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے

فرزند، صاحبِ علم، صاحبِ عفّت، صالح اور نیک اطوار
اور ائمۃ الہدیٰ ہونے کے ہر طرح قابل ہیں اور یہ سب فرزند
بلاشبہ رُوحانی اور جسمانی دونوں معنوں کی رُو سے حضرت مسیح موعودؑ
کی آل ہیں اور اِنَّ اللّٰہَ مَعَكَ وَمَعَ اَھْلِكَ کے
الہام کے پُورے مصداق ہیں۔" (پیغامِ صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

اِس صراحت کے بعد حاجی فاروقی صاحب کا تازہ بیان خود بخود غلط اور جھوٹ ثابت ہوجاتا ہے محض بغض و عداوت نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ان لوگوں کو ہدایت بخشے اور انہیں پھر سچائی کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ◆

جذباتِ مومن

تجھے مَیں چھوڑ کر اب کس جگہ جاؤں مرے مولا
شکستہ دل کے نغموں کو کہاں گاؤں مرے مولا

نہ تسکیں روح کو میری نہ دل ہی چین پاتا ہے
تبسّم کا تو کیا کہنا کلیجہ مُنہ کو آتا ہے

مصائب کے تھپیڑ دل نے کمر میری ہلادی ہے
عمارت خوبصورت تھی مگر نیچے گرادی ہے

ہمیشہ تو ہی کام آیا جہاں مشکل مقام آیا
مصائب کی گھڑی میں تیری رحمت کا پیام آیا

دلِ مومن کو ایسی دولتِ ایماں عطا کر دے
کہ جو اِس عالمِ امکاں کو نعمات سے بھر دے

(خواجہ عبد المومن ربوہ)

اِباء و استکبار کی انتہاء

ماہنامہ فاران کراچی کے ایڈیٹر ماہر القادری صاحب نے اپنے جولائی کے شمارہ میں "نقشِ اول" کے عنوان سے جو غلیظ اور دلآزار مقالہ شائع کیا ہے اسے اگر اباء و استکبار کی انتہاء قرار دیا جائے تو بالکل بجا ہے۔ ان تمام گالیوں اور مغلظات کی معذرت بقول مدیر فاران یہ ہے کہ :-

"سیدالمرسلین خاتم النبیین فخر الاولین والآخرین حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **حریف** اور **مدِ مقابل** مدعیٔ نبوت کے لئے اکرام و تعظیم کا کوئی لفظ ہماری زبان اور قلم سے نہیں نکل سکتا۔" (ص۳)

یہ بنیاد ہی سراسر **جھوٹ** پر مبنی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا کچھ بھی دعویٰ ہو۔ وہ مجدد ہوں، مسیح ہوں، مہدی ہوں، اُمتی نبی ہوں، بہرحال وہ کسی مرحلہ میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے "حریف" اور "مدِ مقابل" نہیں بلکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام، تابع اور خادم ہیں۔ حریف اور مدِ مقابل ہونے کا الزام محض **بہتانِ عظیم** ہے۔ نہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے کبھی ایسا دعویٰ کیا اور نہ ہی جماعت احمدیہ آپ کو ایسا مانتی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ پر ایسا الزام پرلے درجہ کا **ظلم** ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں :-

"خدا نے جو اسکے دل کے راز کا واقف تھا اسکو تمام انبیاء اور تمام **اولین و آخرین** پر **فضیلت** بخشی اور اسکی مرادیں اسکی زندگی میں اسکو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر **اقرار افاضہ** اس کے کسی **فضیلت** کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ **ذریتِ شیطان** ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اسکو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اسکو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ **محرومِ ازلی** ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے؟ ہم **کافرِ نعمت** ہونگے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے **اسی نبی** کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی **کامل نبی** کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی **بزرگ نبی** کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۱۱۶)

حضرت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور تمام جماعت احمدیہ کا بلا کم و کاست یہی عقیدہ ہے جو حقیقۃ الوحی کے اس اقتباس میں مذکور ہے اسکے خلاف جو عقیدہ بھی ہماری طرف منسوب کیا جائے وہ محض جھوٹ اور افتراء ہے۔ پس چونکہ ماہر القادری صاحب کی تمام بدزبانی اور ساری گالیوں کی اساس ہی اس "غلط فہمی" پر ہے اسلئے ان کی ساری عمارت ہی ٹیڑھی ہے

خشتِ اول چوں نہد معمار کج　　٭　　تا ثریا مے رود دیوار کج

اِن تمہیدی سطور کے بعد ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ انشاء اللہ العزیز ماہنامہ الفرقان کے آئندہ شمارہ میں مدیر فاران کے

اوجِ آدمیّت ــــــ !

(محترم جناب نسیم سیفی صاحب)

بزم میں پابندیٔ نطقِ زباں کا ذکر ہے
یعنی اوجِ آدمیت کے نشاں کا ذکر ہے

مجھ کو جن کی خاکِ پا سے بھی کوئی نسبت نہیں
ان کی محفل میں مرے رنگِ بیاں کا ذکر ہے

کہہ رہے ہیں لوگ میری اور ان کی داستاں
اِک زمیں کا ذکر ہے اِک آسماں کا ذکر ہے

دردِ دل تو ہے فرشتوں میں بھی موضوعِ سخن
دردِ دل کا کیا متاعِ دو جہاں کا ذکر ہے

اب یقیناً رُو بصحت ہو رہے گا یہ مریض
اس کی بالیں پر مسیحائے زماں کا ذکر ہے

تم ہی کہدو اور کیا شے ہے جہادِ زندگی
بتکدے میں بھی حرم کے پاسباں کا ذکر ہے

بادہ و ساغر ہیں کیوں رُوحِ روانِ گفتگو
کیوں ہر اک تحریر میں پیرِ مغاں کا ذکر ہے

انجمِ افلاک سے لڑتی ہے ذرّوں کی نظر
رہگذاروں کی زباں پر کہکشاں کا ذکر ہے

سربلندی کی اگر بنیاد ہے خوفِ خدا
پھر بھلا کیوں امتیازِ این و آں کا ذکر ہے

چُپ بھی رہیئے کُھل گئی ہے آپ کی چوری نسیمؔ
دل کہاں بُھول آئے ہیں لب پہ کہاں کا ذکر ہے

وفات مسیحؑ کے بارے میں قرآنی بیانات میں کوئی تضاد نہیں

(بقیہ صفحہ ۳)

کا کیا دخل ہے ؟ جناب پادری صاحب ! اگر یہ ثابت ہو جاتا کہ مسیحؑ فی الواقع مقتول یا مصلوب ہوا ہے اور وہ مدعیٔ رسالت تھا تو پھر یہود کا اپنی کتاب کے مطابق یہ دعوٰی تو صحیح ٹھہرتا کہ مسیح ملعون ہو گیا اور مفتری قرار پا گیا - اس جگہ یہ سوال تو بالکل ہی بے معنی ہو جاتا کہ اسے یہودیو ! تم نے تو اُسے صلیب پر نہیں مارا اسے تو " رومی بُت پرست حکام " نے مصلوب کیا ہے - کیا یہ موقف بالکل بچوں والا موقف نہ ہوتا ؟ آیت کریمہ کے حصے ما قتلوہ یقیناً اور ولکن شبہ لھم پر پادری صاحب غور کریں تو انہیں اپنی غلط تاویل سے فوراً رجوع کرنا پڑے گا -

یہ سوال کہ قرآنی آیات میں کوئی تضاد ہے وارد ہی نہیں ہوتا - جن تین آیات کا پادری صاحب نے ذکر کیا ہے ان میں مسیحؑ کی طبعی موت کے ذکر کے ساتھ ساتھ ان کی صلیبی موت کی تردید ہے - سورۂ مریم والی آیت میں یوم اموت کو سلامتی سے مقیّد فرمایا ہے - موت کے وقت سلامتی کا ذکر اسی لئے کیا گیا ہے کہ مسیحؑ کے دشمن اُسے قتل کرنے میں اور ملعون ٹھہرانے میں ہرگز کامیاب نہیں ہوسکیں گے - پھر توفّی والی آیات تو صریح طور پر صلیبی موت کی تردید اور طبعی موت پر دلالت کر رہی ہیں - آیت اِنّی متوفّیکَ سے پہلے فرمایا وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ - یہ ذکر ہے کہ خبیث یہودی مسیحؑ کے قتل کے درپے تھے - اس پر اللہ تعالیٰ نے مسیحؑ کو وعدہ دیا اِنّی متوفّیکَ کہ یہودی اپنے منصوبہ میں ہرگز کامیاب نہیں ہوسکیں گے ، وہ تجھے قتل نہیں کرسکیں گے بلکہ میں اپنے وعدہ کے موافق تجھے طبعی موت سے وفات دوں گا - موقعہ کے لحاظ سے لفظ توفّی کا استعمال قتل و صلب کی موت سے بچانے کے وعدہ پر مشتمل ہے - لفظ توفّی طبعی موت پر اطلاق ہوتا ہے بالخصوص جب اس کا ذکر قتل وغیرہ کے مقابل پر ہو تب تو یہ لفظ مخصوص طور پر طبعی موت کے ہی معنوں میں آتا ہے - پس حضرت مسیحؑ کی موت کے لئے لفظ توفّی کے استعمال میں دراصل عیسائیوں کے صلیبی موت کے عقیدہ کی تردید مقصود ہے -

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ قرآن مجید کے بیانات میں کسی قسم کا تضاد یا اختلاف نہیں ہے - وہ حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت کی تردید فرماتا ہے اور ان کی طبعی موت کا اعلان فرماتا ہے وھٰذا ھو الحقّ الصراح الّذی لا غبار علیہ والحمد للّٰہ ربّ العالمین ؏

شذرات

افریقہ میں تبلیغ اسلام

روزنامہ جنگ راولپنڈی لکھتا ہے:-

"مسلمانانِ افریقہ اس وقت سخت مشکل میں ہیں ضرورت ہے کہ دنیائے اسلام اس سلسلہ میں اپنے فرض کو پہچانے اور افریقی مسلمانوں کی امداد و اعانت کے لئے جو کچھ ممکن ہو اس سے کسی حال میں بھی پس و پیش نہ کیا جائے۔ افریقہ کے عوام کی اکثریت اسلام کی طرف مائل ہے اگر اسلامی ممالک مل کر تبلیغ اسلام کا ایک جامع پروگرام بنائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ عیسائی مشنریوں کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ نہ کیا جا سکے۔ پاکستان کے مذہبی اداروں کو بھی چاہیئے کہ وہ اس سلسلہ میں ایسے مبلغینِ اسلام تیار کرنا شروع کر دیں جو غیر ممالک میں جا کر تبلیغِ اسلام کے فریضہ کو بطریق احسن انجام دے سکیں۔ اس سلسلہ میں ایک واعظ خوش بیان اور مبلغ دین میں جو فرق ہوتا ہے اُسے ہر حال میں ملحوظ رکھنا لازم ہے۔ غیر ممالک میں جانے والے مبلغین کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ غیر مذاہب کے علاوہ زیادہ سے زیادہ غیر ملکی زبانوں پر بھی دسترس رکھتے ہوں۔ کاروباری نقطۂ نظر سے غیر ممالک کا دورہ کرنے والے واعظانِ خوش بیان اس اہم ذمہ داری کو نبھانے کے اہل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے محدود معلومات کے حامل مولویوں کا غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیجنا کسی عنوان سے بھی درست اور مفید نہ ہوگا"

(جنگ ۹ر جون ۶۶ء)

الفرقان۔ سوال تو یہی ہے کہ ایسے علماء کون تیار کرے اور کس ادارہ کی نگرانی میں تیار ہوں گے؟ پھر یہ بھی قابل غور امر ہے کہ یہ لوگ کتنے عرصہ میں تیار ہوں گے؟ کہیں "تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مُردہ شود" والا معاملہ نہ ہو جائے۔ پھر یہ بھی سوچئے کہ جماعت احمدیہ کے علاوہ باقی فرقوں کے عقائد خود عیسائی پادریوں کے خیالات کے مؤید تو نہیں؟ اگر یہ صورت ہے اور فی الواقع ہے تو اصل مسئلہ کا علاج سوچنا چاہیئے۔!

۲۔ مغربی ممالک میں تبلیغِ اسلام کیلئے مبلغین

کہا جاتا ہے کہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور وغیرہ سے یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے مبلغین تیار ہوں گے۔ اس پر ہفت روزہ شہاب (لاہور) نے ایک نہایت معقول سوال کیا ہے ہم اسے معاصر کے اپنے الفاظ میں ہی نقل کرتے ہیں۔ لکھا ہے:-

"اور فرض کیا کہ انگلستان میں جو مبلغین اسلام کی تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے ان میں سے ایک اہل حدیث تھا، دوسرا دیوبندی، تیسرا بریلوی اور چوتھا اثنا عشری مسلک فکر کا نمائندہ۔ یہ چاروں عالمانِ دینِ متین انگلستان میں پہنچے اور انہوں نے حقیقت کے متلاشی انگریزوں کے سامنے اپنے اپنے انداز میں اسلام رکھا۔ ان علماء کے تبحر علم کی شہرت انگلستان میں ہوئی اور حق کے متلاشی ایک انگریز نے باری باری اسلام کے بارے میں ان سے معلومات حاصل کرنا چاہیں۔ یہ حضرات اپنی اپنی جگہ جو جواب ارشاد فرمائیں گے ان کا مجموعی تاثر کیا ہوگا؟ مثلاً ایک صاحب کہیں گے فلاں فلاں کام یا اعمال بدعتیں ہیں اور ہم ان کو جائز نہیں سمجھتے۔ دوسرے صاحب کہیں گے جو ان اعمال کو بدعت کا نام دیتے اور ناجائز قرار دیتے ہیں ہم ان کو پورا مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔ تیسرے صاحب کہیں گے پورا مسلمان کیا معنی (دائرۂ اسلام ہی سے خارج ہیں) اور چوتھا ان کو پورا مسلمان ہی نہیں سمجھتا اور سمجھتا ہے کہ وہ کم از کم آدھے مسلمان ہیں، ہم ان کے سلسلے میں بھی اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں اور کسی مناسب موقع پر جب کوئی مسجد ہمارے ہتھے چڑھی تو اپنی رائے کا اظہار کریں گے۔ چوتھے بزرگ بالکل ہی صاف گو ثابت ہوں گے اور فرمائیں گے کہ پہلے تینوں صاحبان اپنے قانون کے لئے جن منابع کو مستند سمجھتے ہیں ہمارے نزدیک وہ قطعی غیر مستند ہیں۔ اس لئے ان کے یہاں رائج الوقت قانون کو ہم اسلام کا قانون نہیں مانتے لہٰذا اس کے ماتحت رہنے اور ماتحت ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سوال یہ ہے کہ حق کا متلاشی انگریز ان چاروں اصحاب کی گفتگو سننے کے بعد کیا کرے گا اور اپنی پیاس بجھانے کے لئے کہاں جائے گا؟"

(شہاب ۳ر جولائی ۱۹۶۶ء)

الفرقان - درحقیقت جب تک علماء کی ذہنیت درست نہ ہوگی اور وہ اسلامی رواداری سے سرشار نہ ہوں گے وہ نہ اسلام کی تبلیغ کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے ملک میں اسلام کے لئے مفید وجود ثابت ہو سکتے ہیں۔

۳- ختم نبوت کے معنے

احراری رسالہ تبصرہ لاہور لکھتا ہے:-

"مسلمانوں کے نزدیک ختم نبوت ایک ایسا سمندر ہے جس کو کسی چھوٹی موٹی نہروں یا گندی نالیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ختم نبوت ایک ایسا وسیع سمندر ہے جس سے ہر ایک فیض حاصل کر سکتا ہے۔ ختم نبوت کے معنی یہی ہیں کہ نبوت محمدیہ تا قیامت ہے اب کسی ردّ و بدل کا امکان نہیں ہے۔"

(تبصرہ جولائی ۱۹۶۶ء صہ ۱۳)

الفرقان - جماعت احمدیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے

کہ نبوتِ محمدیہ تا قیامت ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں کسی قسم کا ردّ و بدل ممکن نہیں۔ بلکہ عام غیر احمدی علماء تو قرآنی آیات میں نسخ کے قائل ہیں احمدیوں کے نزدیک تو قرآن مجید کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ نیز جماعت احمدیہ عقیدہ رکھتی ہے کہ ہر فیضان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سمندر سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ نے فرمایا ہے ؎

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است

کیا ایسے لوگوں کو ختمِ نبوت کے منکر کہنا انتہائی غلط بیانی نہیں ؟

۴۔ فرقہ بندی کا عظیم نقصان

شیعہ عالم مولوی سید محمد صاحب دہلوی نے میانوالی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ :۔

"ہزاروں مسلمان عیسائی ہو رہے ہیں
اور یہ صرف ہماری فرقہ بندی کی وجہ ہے"
(نوائے وقت لاہور ۲۶ ستمبر ۱۹۶۴ء)

الفرقان۔ سوال یہ ہے کہ پھر آپ لوگ اس "فرقہ بندی" کو خیر باد کیوں نہیں کہتے ؟ نئی جماعت بنانے کا حق صرف خدائی مامورین اور انبیاء کو ہوتا ہے عوام یا علماء کو ایسا اختیار نہیں ہے اسلئے ان لوگوں کی یہ فرقہ بندی سراسر ناجائز ہے اور جب یہ بھی مسلّم ہے کہ اس سے اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہے تو اسے ترک نہ کرنا بڑی ہی زیادتی ہے۔

۵۔ اُمّتی آخر کے ہاتھوں اسلام کا غلبہ ہوگا

شیعہ ماہنامہ معارف اسلام نے لکھا ہے :۔

"آپؐ کے بعد نبوّت و رسالت ختم ہو چکی ہے اور اب کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ لیکن قرآن مجید و فرقان حمید میں آپ کو بھی مبشّر کہا گیا ہے۔ یا ایّھا النّبیّ اِنّا ارسلنٰک شاھداً و مبشّراً و نذیراً و داعیاً الی اللّٰہ باذنہٖ و سراجاً منیراً۔ پس آپ بھی ضرور کسی کے مبشّر ہیں۔ پس آپؐ اس اُمّتی آخر کے مبشّر ہیں جس سے خداوند عالم نے وعدہ کیا ہے کہ ان کو تمام روئے زمین کا خلیفہ بنائے گا اور ان کے ہاتھ پر کل زمینی اور آسمانی مخلوقات اسلام لائے گی اور ان کے ہاتھوں سے اسلام تمام ادیان پر غلبہ و ظہور حاصل کرلیگا فیو مئذٍ یفرح المؤمنون بنصر اللّٰہ۔ اللّٰہ اکبر!"

(معارف اسلام لاہور اگست ۱۹۶۴ء صـ۳۱)

الفرقان۔ اقتباس سے ظاہر ہے کہ اُمّتی آخر نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ ہے اور یہی مہدی و مسیح کا مقام ہے۔ اور یہ بزرگ وہ ہے جس کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے کیا ایسے وجود پر ایمان لانا ضروری اور فرض نہیں ؟

۶۔ امتِ محمدیہ کے تمام امام محمدؐ ہی ہیں

شیعہ رسالہ معارف اسلام ائمہ کے متعلق لکھتا ہے:۔

"ان سب کا نور ایک ہے۔ ان کا اول محمدؐ ہے اور آخر محمدؐ ہے۔ ان کا اوسط محمدؐ ہے۔ اور یہ سارے کے سارے محمدؐ ہیں۔ قال علیہ السلام اولنا محمد و آخرنا محمد و اوسطنا محمد و کلنا محمد" (معارف اسلام لاہور اگست ۶۶ء صـ۲۹)

الفرقان۔ ہم صرف یہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہر امام محمدؐ ہی ہے تو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اپنے آپ کو بروزی طور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دینے سے شیعہ حضرات ناراض کیوں ہیں؟ کیا اس حوالہ کی موجودگی میں اگر وہ یہ دعویٰ نہ فرماتے تو ان کی امامت مشتبہ نہ ہو جاتی؟

۷۔ بہائیوں کا بے بنیاد دعویٰ

بہائی میگزین لاہور اپنی تازہ اشاعت میں لکھتا ہے:۔

"خدا نے دورِ نبوت ختم کر دیا اور اپنی قدرت کے ظہورِ اعظم کو نئی شان سے ظاہر فرمایا۔ عالم ایک نئے دور میں داخل ہوا۔ پرانے ادیان کا زمانہ جاتا رہا۔ ان کے فرمودات کو خدا نے اٹھا دیا۔ انکے جو احکام منسوخ کر دیئے اب وہ چل نہیں سکتے۔ چنانچہ سب دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ شریعتِ سابقہ کے جو احکام خدا نے منسوخ فرما دیئے ہیں وہ بے اثر ہو کر رہ گئے ہیں"

(اگست ۱۹۶۶ء صـ۲۳)

الفرقان۔ ہمارے نزدیک بہائیوں کا یہ دعویٰ نہ صرف بے بنیاد ہے بلکہ خود بہائیت کی تردید ہے۔ اہلِ مذاہب بالخصوص مسلمانوں کی اسلامی شریعت سے غفلت بہائی شریعت کے جواز کی کسی طرح دلیل نہیں۔ اوّل تو خود قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ میں یہ خبر موجود تھی کہ مسلمانوں پر ایسا دور آئے گا اور ساتھ ہی یہ بھی پیشگوئی تھی کہ پھر اللہ تعالیٰ قرآنی عظمت کو دوبارہ قائم کر دیگا اور اسلام ایک عالمگیر دین کی حیثیت سے غالب آجائے گا۔ دوسرا سوال ہے کہ بابیوں اور بہائیوں کی شریعتیں تو ان کے پیرووں نے شائع تک نہیں کیں۔ ان پر عمل ہونے کا معاملہ تو دور کی بات ہے۔ ہمارا چیلنج ہے کہ بہائی اپنی شریعت کو شائع کر کے بتائیں کہ اس کے احکام پر کون عمل کرتا ہے محض بے بنیاد دعویٰ سے کچھ فائدہ نہیں۔ تحریکِ احمدیت بہائیت کے دعویٰ کا آسمانی جواب ہے کہ قرآن منسوخ نہیں ہوا اور نہ کبھی منسوخ ہوگا۔ وہ ہمیشہ ایک زندہ کتاب ہے۔

۸۔ ہندوستان کے مسلمان اور انگریز

احراری رسالہ تبصرہ گزشتہ جنگ کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"غلام ہندوستان کے مسلمان کی کوئی

بسیاسی پالیسی نہ تھی مسلمان امراء علماء
اور صوفیاء خدا سے منہ موڑ کر انگریز سے
ناطہ جوڑے ہوئے تھے۔ وہ اٹلی کی توپوں
میں کیڑے پڑنے کی دعائیں تو کرتے تھے لیکن
انگلستان کے خلاف حرفِ شکایت زبان
پر لانے کی تاب نہ رکھتے تھے۔"
(تبصرہ لاہور جولائی ۱۹۶۶ء صٹ)

الفرقان۔ جب علماء، صوفیاء اور امراء انگریزوں
کے لئے دعائیں کرتے تھے تو اس وقت ان کے خلاف
فتوے کیوں نہ دئیے گئے؟

۹۔ مسلمانوں کے ذوقِ عمل کو بیدار کرنے سے مایوسی

احراری لیڈر چودھری افضل حق صاحب
اپنی خود نوشت سوانح عمری میں لکھتے ہیں:۔

"مسلمانانِ ہند کے متعلق میری زندگی
کا یہی تلخ تجربہ ہے کہ وہ یا تو نقشِ سلیمانی
کی تلاش میں ہیں تاکہ دفینے تک ان کو نظر
آجائیں یا ایسی مالدار بیوہ کے نکاح کے
خوشگوار خواب دیکھتے ہیں جس کے بعد
انہیں عیش و آرام کی زندگی میسر آجائے
یا وہ ہمزاد اور جنّ قابو کرنے کا جتن کرتے
ہیں تاکہ صبح تک ان کے لئے شاہی محل تیار
کر کے دئیے جائیں اور الف لیلہ کے افسانوں
کو سچا کر دکھائیں۔ یا ایسا تعویذ دستیاب
ہو کہ فتح قدم چومے۔ مگر انہیں خود ہاتھ ہلانے
کی نوبت نہ آئے۔ جس قوم کی کشور کشائی
کا عزم تعویذوں پر موقوف ہو جائے
اس کے ذوقِ عمل کو کیونکر بیدار کیا
جائے؟" (تبصرہ لاہور جولائی ۱۹۶۶ء صفحہ)

الفرقان۔ مسلمانوں کی اس ذہنیت اور ان
کے اس جمود کے ذمہ دار علماء ہیں جنہوں نے انہیں
بیٹھے بٹھائے امام مہدی اور مسیح کے ذریعہ سونے
چاندی سے گھروں کے بھرنے کے افسانے، اور
سانس سے تمام کفار کے مسلمان ہو جانے کی داستانیں
سُنا رکھی تھیں۔ مگر یہ کیفیت کتنی ایمان افروز ہے
کہ ایسی قوم کے لاکھوں افراد کو حضرت مسیح موعود
علیہ السلام نے سراپا عمل بنا دیا۔ اور انہیں اس یقین سے
معمور کر دیا کہ ان کے ہاتھوں اسلام ساری دنیا پر
غالب آنے والا ہے۔ چنانچہ وہ ہر قربانی پر آمادہ ہیں
اور دنیا بھر میں اسلام کے پرچم کو بلند سے بلند تر
کر رہے ہیں کیا یہ اعجازِ مسیحائی دیکھ کر بھی ان علماء
کی آنکھیں نہیں کھل رہیں؟

۱۰۔ ایک سو شہیدوں کا اجر و ثواب

لاہور کے ہفت روزہ المنبر نے لکھا ہے کہ:۔

"سرورِ عالم بآبائنا ھو وامھاتنا
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مَن تَمَسَّکَ
بِسُنَّتِی عِندَ فَسَادِ اُمَّتِی فَلَہُ اَجرُ
مِائَۃِ شَہِیدٍ۔ جو شخص میری اُمت کے
بگڑ جانے پر میری سُنّت کو تھامے رہے

وہ ایک سو شہید فی سبیل اللہ کے اجر کا مستحق ہے۔"
(المنبرہ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ)

الفرقان۔ کیا اس حدیث نبوی کی روشنی میں "صد حسین است" والے شعر کا حل واضح نہیں؟

۱۱۔ آنحضرتؐ انبیاء کے بھی نبی ہیں

شیعہ رسالہ لکھتا ہے:۔

"اب حقیقت یہ ہے کہ نبی اکرم علیہ السلام انبیاء کے بھی نبی ہیں یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک سب نبی آپ کی امت میں داخل ہیں۔"
(معارف اسلام لاہور اگست ۱۹۶۴ء صفحہ ۴۰)

الفرقان۔ جب سب نبی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہیں اور آپ انبیاء کے بھی نبی ہیں تو آپؐ کی امت میں ایک نبی کی بعثت پر شور مچانے کے کیا معنے ہیں؟

۱۲۔ کانگڑہ کا قیامت خیز زلزلہ

احراری لیڈر چودھری افضل حق لکھتے ہیں:۔

"یہ ۱۹۰۵ء کے واقعات ہیں۔ اسی سن میں صبح کے وقت کانگڑہ کا قیامت خیز زلزلہ آیا۔ جس نے پنجاب بھر کو خواب غفلت سے بیدار کر دیا۔ کچھ عرصہ تو سب نے سمجھا کہ قیامت آگئی۔ مائیں بچوں کو گھروں میں چھوڑ کر جان بچانے کھلی جگہ کی طرف بھاگیں تا کہ عمارتوں میں دب کر نہ رہ جائیں نفسا نفسی کا وہ عالم تھا کہ بجز اپنی ذات کے کسی کو کسی کا خیال نہ رہا۔" (تبصرہ لاہور اپریل ۱۹۶۶ء ص ۳)

الفرقان۔ اسی زلزلہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی تھی جو حرف بحرف پوری ہوئی۔

۱۳۔ نیک سیرت شاعر اور ان کے اشعار

اہلحدیثوں کا اخبار لکھتا ہے:۔

"شاعر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک نیک سیرت صاحب بصیرت۔ جن کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہوتا اور وہ مستقل طور پر مجسمۂ عمل ہوتے ہیں اور ان کے اشعار کتاب و سنت کی روشنی سے منور ہوتے ہیں۔ بخلاف دوسری قسم کے شعراء کے جو اپنے اشعار میں اس قدر لغو اور زیادتی کرتے ہیں کہ اہل علم حضرات ان کے افراط و تفریط کو دیکھ کر سخت حیران ہوتے ہیں اور ان کی جہالت پر اشک بہاتے ہیں۔"
(تنظیم اہلحدیث لاہور ۲۵ مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۱)

الفرقان۔ پس شعر اگر قرآن و سنت کی روشنی سے منور ہو تو وہ عین اسلام ہے اور اس پر معترض ہونا نادانی ہے۔

۱۴۔ جناب چودھری محمد ظفر اللہ خان کی تقریر

شیعہ رسالہ المبلغ سرگودھا "لندن میں یوم حسین منایا گیا" کے عنوان سے لکھتا ہے:۔

"۳۰ مئی کو اسلامک کلچرل سنٹر ریجنٹ پارک میں ادارۂ جعفریہ کے زیر اہتمام یوم حسین منایا گیا۔ صدارت کے فرائض بین الاقوامی عدالت کے جج سر محمد ظفر اللہ خان نے ادا کئے۔ ......

... سر ظفر اللہ نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ یزیدیت آج بھی کار فرما ہے جس کے مقابلہ کیلئے حسینیت کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ حسینی پرچم تلے متحد ہو جائیں اور حسینی قیادت کے زیر اثر یزیدیت کا مقابلہ کریں۔ انہوں نے فرمایا واقعہ کربلا دنیا کی تاریخ میں پہلا اور آخری واقعہ ہے۔ ایسے واقعہ کی مثال کسی مذہب کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ سر ظفر اللہ خان نے پُر زور الفاظ میں کہا کہ اگر ہم اپنے دینی فرائض بھول جائیں اور احکام خدا اور رسولؐ کی تعمیل نہ کریں تو ہم بھی یزیدی فوج کے ارکان میں شمار ہوں گے جنہوں نے امام حسین کو شہید کیا۔

اس محفل میں ہر فکر و خیال کے مسلمان جمع تھے۔ غیر مسلم حضرات نے بھی شرکت کی۔ لوگوں کی تعداد تقریباً دو ہزار تھی۔"

(المبلغ اگست ۱۹۶۶ء صفحہ ۳۱)

الفرقان۔ حضرت چودھری صاحب کی تقریر کے الفاظ میں رپورٹر سے کمی بیشی کا امکان ہے مگر اُن کی تقریر کا خلاصہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

کی شرح ہے۔ اس واقعہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا صحیح مقام سمجھتی ہے اور سمجھدار مسلمان بھی یہی یقین رکھتے ہیں۔ علماء کا شور و غوغا محض خود غرضانہ ہے۔

۱۵۔ اہلحدیثوں میں "مسلک کی تبلیغ"

ہفت روزہ الاعتصام لکھتا ہے:۔

"تحریک اہل حدیث بے جان ہوتی جا رہی ہے۔ ہر تحریک کو چلانے، اس کے تحفظ و ترقی کیلئے افراد اور جماعت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تحریک اس وقت تک زندہ رہتی ہے جب تک اس تحریک کے ماننے والوں میں اس تحریک کے اہم صفات پر عمل پیرا رہنے اور اس کے تحفظ و استحکام کے لئے دلی لگن ہو" (۵ اگست ۶۶ء ص)

الفرقان۔ اہلحدیثوں کو جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت میں اپنے افراد کی شرکت کی وجہ سے پریشانی لاحق ہو رہی ہے اور وہ اپنے ہاں اپنے "مسلک کی تبلیغ" کو ضروری قرار دے رہے ہیں۔ جماعت اہلحدیث درحقیقت اب اپنے باہمی اختلافات کے باعث اپنے عوام کی کشش کھو چکی ہے اور واقعی ان پر مُردنی طاری ہو رہی ہے۔

۱۶۔ شورش کاشمیری کی خطرناک ریشہ دوانی

چٹان کے ایڈیٹر شورش کاشمیری ملک میں نفرت انگیزی کو بطور پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں ہر روز وہ کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑتے رہتے ہیں۔ بوجہ احراری ہونے کے انہیں جماعت احمدیہ سے پیدائشی بیر ہے۔ اگر کچھ بھی نہ ملے تو بھی وہ ریشہ دوانی اور وسوسہ اندازی سے رُک نہیں سکتے۔ تازہ ترین ریشہ دوانی ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں:۔

"مرزائیوں سے ہر لحظہ چوکنا رہنا چاہیئے ان کا منشاء و محور ڈھکا چھپا نہیں رہا اشارۃً یہی کہا جا سکتا ہے کہ اس مسئلہ کو اگر محض مذہبی نزاع پر محمول نہ کیا جائے یا احراری قادیانی قضیئے کا نام نہ دیا جائے تو خطرناک حقیقتوں کا سراغ مل سکتا ہے۔" (چٹان ۱۱ جولائی ۱۹۶۶ء صلا)

الفرقان۔ قارئین کرام غور فرمائیں کہ یہ سطور خناسی وسوسہ اندازی کے سوا اور کیا ہیں؟ احراری چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کے طفیل عوام مسلمانوں میں پھر مقبول ہوں مگر اب حقیقت کھل چکی ہے اور لوگ احرار کے اندرونہ سے پوری طرح واقف ہو چکے ہیں۔

۱۷۔ الہام جاری ہے اور جاری رہے گا

مدیر المنبر لائلپور لکھتے ہیں:۔

"اُمتِ محمدیہ کے تمام اصحاب رشد و ہدایت اس بات پر متفق ہیں کہ قلب مومن انوار الٰہیہ، منجانب اللہ رشد و ہدایت، راہ نمائی اور القاء و الہام سبھی کا مورد و مہبط ہے اور آج تک جتنے صلحاء و اتقیاء اس اُمت میں ہوئے ہیں وہ سب کے سب علیٰ قدر مراتب اللہ تعالیٰ کی جانب سے القاء کی نعمت سے سرفراز کئے گئے ہیں اور الہام کا سلسلہ از اوّل تا ایں دم جاری ہے۔" (المنبر ۵ راگست ۱۹۶۶ء)

الفرقان۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ مدیر المنبر ان لوگوں کی نشاندہی کریں جو آج تک اللہ تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں؟ جب یہ نعمت جاری ہے اور خدا تعالیٰ کا سلسلہ مکالمہ و مخاطبہ باقی ہے تو خشک منطقی اور لفظی بحثوں کی بجائے ایسے برگزیدہ لوگوں کے ذریعہ روحانی فیصلہ ہو سکتا ہے۔ کیا مدیر المنبر اپنے ہاں کے مقبول ملہمین کا پتہ بتائیں گے؟

۱۸۔ احناف اور اہلحدیثوں کی مساجد میں نماز

ہفت روزہ الاعتصام لکھتا ہے:۔

"مقام افسوس ہے کہ ہمارے ہاں احناف و اہلحدیث حضرات الگ الگ مساجد میں نماز ادا کرتے ہیں۔ انکے اوقات، عبادات کے طریقے سبھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور بعض اوقات کسی نمازی کے مسجد میں نماز ادا کرنے سے دوسرے گروہ کے لوگ مسجد کو دھونا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ اب نماز کے قابل نہیں بعض سرپھرے جگہ کو کھرچتے پھرتے ہیں۔" (الاعتصام ۵ راگست ۱۹۶۶ء)

الفرقان۔ یہ طریق سراسر غلط اور غیر موزوں اور غیر اسلامی ہے مگر حیرت ہے کہ احمدیوں کے بارے میں خود اہل حدیث اسی تنگ ظرفی کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں ٭

تحریک دعاء

الفرقان کے خاص معاونین

ربوہ - دارالہجرت

• سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ
• سیدی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
• حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ
• حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
• حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری
• حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی
• جناب چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایم اے
• جناب رفیق احمد صاحب ثاقب ایم ایس سی
• جناب چوہدری یحییٰ احسن صاحب باجوہ
• جناب ڈاکٹر محمد حی صاحب ملٹری آفسر
• جناب قریشی عبد الرشید صاحب بی اے ایل ایل بی
• جناب چوہدری محمد سلطان صاحب ایم اے اعزازی
• جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب سابق مبلغ افریقہ
• حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

قادیان دارالامان

• حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت
• حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
• جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مرحوم
• جناب چوہدری سعید احمد صاحب بی اے
• جناب چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
• جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب

• جناب سید شہامت علی صاحب سابق دتن
• جناب حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری
• جناب مسعود احمد صاحب اجیس "
• جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آئی سپیشلسٹ
• جناب ڈاکٹر عطر دین صاحب
• جناب حکیم چوہدری بدر الدین صاحب عامل
• جناب چوہدری منور علی صاحب فوٹو گرافر
• جناب عبید الرحمٰن صاحب فانی
• جناب چوہدری مبارک علی صاحب (امور عامہ)
• جناب چوہدری عبد القدیر صاحب
• جناب حاجی محمد الدین صاحب درویش رضی اللہ عنہ

ضلع جھنگ

• جناب میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت
• جناب ملک محمد حیات صاحب قسو آنہ
• جناب چوہدری عبد الحکیم صاحب فاضل
• جناب حافظ مبارک علی خان صاحب چنیوٹ

ضلع سرگودھا

• جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت
• جناب حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
• جناب چوہدری جلال الدین صاحب ملک بھوتی
• جناب شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ
• جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب آڑھتی

• جناب میجر شمیم احمد صاحب حال کراچی
• جناب بابو غلام رسول صاحب تمر

ضلع لاہور

• جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت
• جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ
• جناب چوہدری محمد شفیع صاحب کمشن ایجنٹ بترکی
• جناب خواجہ محمد شریف صاحب برانڈرتھ روڈ
• جناب امیر الدین صاحب رتن باغ
• جناب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب
• جناب چوہدری فتح محمد صاحب لاہور مینیجر ٹرانسپورٹ
• جناب محمد ابراہیم صاحب ریڈیو سروس
• جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ
• جناب چوہدری نور احمد صاحب گوالمنڈی
• جناب سراج الدین صاحب نسبت روڈ
• جناب چوہدری عبد الحکیم صاحب میکلوڈ روڈ
• جناب سردار بشیر احمد صاحب ایس ڈی او
• جناب قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ
• جناب چوہدری عبد الحمید صاحب ماڈل ٹاؤن
• جناب ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب ایم بی بی ایس
• جناب ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی
• جناب حافظ عبد الکریم صاحب فضل
• جناب محمد عثمان صاحب لکشمی مینشن

• جناب ایس یو شیخ صاحب کوثر
• جناب حکیم سراج الدین صاحب بھاٹی گیٹ
• جناب ڈاکٹر احسان علی صاحب میکلوڈ روڈ
• جناب مسٹر عبد العزیز بھٹی صاحب سمن آباد
• جناب شیخ بشیر احمد فضل احمد صاحبان "
• جناب رشید احمد صاحب ملک
• جناب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب
• جناب خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب
• جناب شیخ محمد شریف صاحب سمن آباد
• جناب ماسٹر حسن دین صاحب ماڈی پارک
• جناب چوہدری فضل الرحمٰن صاحب مال روڈ
• جناب چوہدری شریف احمد صاحب ٹھیکیدار
• جناب چوہدری عزیز احمد صاحب ریٹائرڈ جج
• جناب چوہدری منور لطف اللہ صاحب ایڈووکیٹ
• جناب حضرت اللہ پاشا صاحب ایم اے
• جناب خواجہ امیر بخش صاحب آف آسٹریلیا
• جناب چوہدری محمود احمد صاحب مال روڈ
• محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری عزیز احمد صاحب
• جناب اکرام قرنی صاحب انعام بلڈنگ سٹور

راولپنڈی

• جناب سیٹھ محمد اسمعیل صاحب چھاؤنی
• جناب شیخ غلام حیدر صاحب کالج روڈ

• جناب صوفی محمد شفیع صاحب صدر
• جناب چوہدری میجر عزیز احمد صاحب
• جناب کیپٹن اے۔ یو۔ زبیڈ احمد صاحب
• محترمہ بیگم صاحبہ جناب میاں حیات محمد صاحب
• جناب رفیق احمد صاحب دہلوی نیا محلہ
• جناب محی الدین صاحب بابا روڈ اردو
• جناب کیپٹن محمد اسحٰق صاحب مری روڈ
• جناب محمد یونس صاحب فاروق سٹیلائٹ ٹاؤن
• جناب سید مقبول احمد صاحب لہوری روڈ
• جناب سید منظور علی صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن
• جناب ملک مظفر احمد صاحب کالج روڈ
• جناب ایم۔ اے غنی صاحب بی۔ اے
• جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی بی۔ اے
• جناب قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی
• جناب قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی آف نیروبی
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
• جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب
• جناب میاں ضیاء الدین صاحب
• جناب میجر عبدالحی صاحب
• جناب ملک محمد یونس صاحب

ضلع ملتان

• جناب ملک محمد عمر علی صاحب مرحوم
• جناب ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت
• جناب پیر نصیر احمد صاحب ریڈیو فورمین
• جناب چوہدری عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ
• جناب ماسٹر نواب دین صاحب ایم۔ اے
• جناب ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ایم بی بی ایس لُدوالہ
• جناب شیخ محمد اسلم محمد سلیم صاحبان کمیشن ایجنٹ
• جناب شیخ محمد منیر صاحب احمد دنیا پور
• جناب چوہدری مسعود احمد خان صاحب حرم گیٹ
• جناب چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب اومیگا ریڈیو کمپنی
• جناب حکیم انوار حسین محمود احمد صاحبان خانیوال
• جناب سیٹھ اللہ دوایا صاحب حسین آگاہی
• جناب چوہدری عبداللطیف صاحب
• جناب بشارت احمد صاحب باجوہ اوورسیر
• جناب شیخ عبدالغفور صاحب پٹواری نہر
• جناب چوہدری شریف احمد ولی محمد صاحبان خانیوال

ضلع شیخوپورہ

• جناب چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ
• جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی مریدکے
• جناب حافظ عبدالواحد صاحب ایم۔ اے۔ بی ٹی
• جناب ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو ملیریا آفیسر
• جناب چوہدری محمد طفیل صاحب پٹواری ننکانہ

ضلع گوجرانوالہ

• جناب عبدالرحمٰن صاحب صابو مینیجر سنگر مشین
• جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ہاگورا وزیرآباد
• جناب میاں برکت علی غلام علی صاحبان "
• جناب شیخ نور محمد ابراہیم صاحب اینڈ برادرز "
• جناب ملک منظور احمد صاحب "
• جناب میاں محمد خان اکبر علی صاحبان "
• جناب چوہدری عبدالحمید صاحب تھانہ بازار
• جناب چوہدری اشرف علی صاحب ہیڈ ماسٹر ماڈل
• جناب چوہدری مقبول احمد صاحب انسپکٹر ریلوے
• جناب چوہدری محمد شریف صاحب فیروزوالہ
• جناب میاں محمد شریف صاحب باغبانپورہ
• جناب سید سجاد حیدر صاحب کانونگو (ربوہ)
• جناب میاں عنایت اللہ صاحب فاروق نظام آباد
• جناب بشیر احمد صاحب ایگزیکٹو انجینئر گوجرانوالہ
• جناب میاں قمر الدین صاحب کھوکھر مرحوم "
• جناب چوہدری پیر محمد صاحب ہیڈ ماسٹر "
• جناب چوہدری عزیز اللہ خان صاحب "

ضلع جہلم

• جناب سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب مشن محلہ
• جناب سیٹھی عبدالحق صاحب مین بازار
• جناب حوالدار مبارک احمد صاحب چکوال

ضلع گجرات

• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت
• جناب چوہدری عبدالمالک صاحب کھاریاں
• محترمہ بیگم صاحبہ جناب سید عبدالعزیز صاحب
منڈی بہاؤ الدین "
• جناب پیر منیر احمد صاحب سب انسپکٹر گجرات
• جناب مرزا اصغر جنگ ہمایوں صاحب ملکوال

ضلع سیالکوٹ

• جناب چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ مرحوم
• جناب بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت
• جناب حکیم سید میر احمد شاہ صاحب
• جناب کیپٹن بشارت احمد صاحب سیالکوٹ
• جناب میاں سلطان احمد خان صاحب منڈیکے گورائیہ
• جناب محمد علی صاحب ڈسپنسر کوٹ نیناں
• جناب چوہدری غلام حسین صاحب گوہدپور
• جناب چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب
• جناب رانا عبدالحمید خان صاحب کنجروڑ

کوئٹہ

• جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ
• جناب شیخ کریم بخش صاحب مرحوم
• جناب شیخ محمد اقبال صاحب جناح روڈ
• جناب شیخ عبدالاحد صاحب تاجر
• مجلس خدام الاحمدیہ شارع فاطمہ جناح
• جناب الحاج خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب
• جناب محمد عبدالحق صاحب محمود میڈیکل ہال
• احمدیہ پبلک لائبریری شارع فاطمہ جناح
• جناب خان عبدالوحید خان صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب ڈی۔ ایچ۔ پی
• جناب ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب
• جناب ماسٹر عبدالکریم صاحب
• جناب سید قربان حسین شاہ صاحب
• جناب چوہدری محمود احمد صاحب
• جناب عطاء الحق خان صاحب مصطفیٰ روڈ
• جناب محمد یوسف صاحب احمدی شہر تربت مکران

اضلاع سابق صوبہ سندھ

• جناب چوہدری سلطان علی صاحب محراب پور
• جناب نصیر احمد خان صاحب ناصر خانپور
• جناب حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس باندھی
• جناب محمد عبداللہ صاحب "
• جناب عبدالحمید صاحب رئیس "
• جناب علاؤالدین صاحب گوٹھ علاؤالدین
• جناب چوہدری عطاء محمد صاحب گوٹھ امام بخش
• جناب چوہدری غلام نبی صاحب
• جناب چوہدری محمد عبداللہ صاحب
• جناب چوہدری برکت علی صاحب
گوٹھ سردار محمد پنجابی۔
• جناب حاجی کریم بخش صاحب گوٹھ قمر آباد
• جناب حاجی قمرالدین صاحب "
• جناب ڈاکٹر نصیر محمد صاحب
• جناب چوہدری غلام رسول صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ
• جناب سیٹھ محمد دین صاحب مرحوم
• جناب چوہدری صادق احمد صاحب دریا خان مری
• جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ نوابشاہ
• جناب چوہدری نتھے خان صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی
میر جماعت میرپور خاص۔
• جناب بابو عبدالغفار صاحب حیدر آباد
• مجلس خدام الاحمدیہ گوٹھ جمال پور
• جناب چوہدری شاہ دین صاحب گوٹھ شاہ دین

• جناب فضل الرحمٰن خان صاحب
نول پاک سیمنٹ فیکٹری حیدر آباد
• جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب رحیم آباد
• جناب چوہدری فضل احمد صاحب
پریذیڈنٹ جماعت رحیم یار خان
• جناب چوہدری شریف احمد صاحب کرونڈی
• جناب مولوی عبدالحی صاحب "
• جناب چوہدری محمد اکرام صاحب شاہ لطیف آباد
• جناب چوہدری محمد اکرم خان صاحب "

بہاولپور

• جناب عزیز محمد خان صاحب بہاولپور (لاہور)
• جناب مولوی غلام نبی صاحب ایاز
• جناب چوہدری غلام احمد صاحب اشرف
• جناب مرزا ارشد بیگ صاحب بہاولپور

کراچی

• جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت
• جناب سردار بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
• جناب ملک مبارک احمد صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھی والے
• جناب چوہدری غلام احمد صاحب فردوس کالونی
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب منیر
• جناب میاں عطاء الرحمٰن صاحب طاہر
• جناب چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید
• جناب چوہدری محمد خالد صاحب
• جناب شیخ عبدالحفیظ صاحب بلک مارکیٹ روڈ

• جناب محمد شریف صاحب چغتائی
• محترمہ نور سلطانہ صاحبہ بیگم ایم۔ اے رشاد صاحب
• جناب عبدالرزاق صاحب مہتہ
• جناب قاضی محمد اسلم صاحب (لاہور) ربوہ
• جناب مولوی صلاح الدین احمد صاحب
• محترمہ حمیدہ بیگم اہلیہ " "
• جناب میجر محمد عبداللہ صاحب مہار
• جناب ملک رشید احمد صاحب بندر روڈ
• جناب چوہدری شاہنواز خان صاحب شاہنواز لمیٹڈ
• جناب چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت
• جناب چوہدری احمد جان صاحب اکبر منزل
• جناب میجر عبداللطیف صاحب مالر کینٹ
• جناب چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ
• جناب عبدالرحیم صاحب مدہوش مارٹن روڈ
• جناب مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی
• جناب بشیر احمد صاحب ڈرائیور
• جناب حاجی رشید احمد صاحب
• جناب مرزا احمد رفیق صاحب چغتائی ناظم آباد
• جناب چوہدری آفتاب احمد صاحب فیکٹوریہ روڈ
• جناب مرزا عبدالوحید صاحب لیاری کوارٹرز
• محترمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ فضل حق خان صاحب
• جناب ملک منیر احمد صاحب قیصر سینما
• جناب سعید احمد خان صاحب
• جناب بابو عنایت اللہ صاحب
• جناب بشارت احمد صاحب شاکر
• جناب ابوالقاسم صاحب بنگالی

• جناب چوہدری نبی احمد صاحب مالک موٹر ماڈرن سٹورز

بہاول نگر

• جناب چوہدری غلام مصطفیٰ احمد دین صاحب جان
چک $\frac{184}{L-R}$ ۔
• جناب چوہدری غلام نبی صاحب گرداور
سوڈا بستی۔
• جناب چوہدری غلام قادر صاحب ایڈمکینی
ہارون آباد۔
• جناب چوہدری علم دین صاحب کمیشن ایجنٹ
ہارون آباد۔
• جناب مولوی محمد شفیع صاحب دکاندار چک $\frac{166}{7-R}$
• جناب چوہدری عبدالعزیز صاحب باجوہ
ہارون آباد۔
• جناب چوہدری علی شیر صاحب چک ۱۹۹ مراد
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب چک $\frac{103}{6-R}$

پشاور

• جناب الحاج نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں
• جناب مولوی خلیل الرحمٰن صاحب فاضل پشاور
• جناب عبدالستار صاحب قریشی بنوں۔

لائلپور

• جناب مبارک علی صاحب راجباہ روڈ
• جناب مولوی برکت علی صاحب لائق مرحوم جڑانوالہ
• جناب الحاج شیخ عبداللطیف صاحب لائلپور
• جناب ملا محمد نعیم صاحب عبداللہ اماچرا غدین صاحب
چک ۲۹۴ گ ب

• جناب ملک محمد نذیر صاحب
• جناب چوہدری فضل احمد صاحب

دیگر اضلاع

• جناب چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت منٹگمری
• جناب مولوی ظفر احمد صاحب مبلغ سکندر آباد
• جناب ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری
• جناب شیخ محمد صاحب سکول رینالہ اسٹیٹ
• جناب سید بشیر احمد شاہ صاحب مانسہرہ
• جناب مرزا امیر محمد خان صاحب قیصرانی
• جناب مختار احمد صاحب بٹ کوٹلی
• جناب محمد منظور احمد صاحب ایڈووکیٹ "
• جناب محمد لطیف صاحب دکاندار "
• جناب سید حسین شاہ صاحب عارف والہ
• جناب میجر حمید احمد صاحب کلیم
• جناب ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبلپور
• جناب مرزا محمد اسمٰعیل [illegible]

مشرقی پاکستان

• جناب مولوی [illegible] محمد صاحب بی - اے
امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان
• جناب ایس - ایم حسن صاحب ڈھاکہ
• جناب قاضی شکیل الرحمٰن صاحب
• جناب محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ
• جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈھاکہ
• جناب شیخ عبدالحمید صاحب "
• جناب ملک محمد طفیل صاحب "
• جناب چوہدری عزیز احمد صاحب
شاہنواز لمیٹڈ - ڈھاکہ
• جناب سید سہیل احمد صاحب چٹاگانگ
ڈپٹی ڈائریکٹر ڈھاکہ -
• جناب چوہدری لطیف احمد صاحب طاہر مرحوم
• جناب مولوی ابوالخیر محب اللہ صاحب محمود نگر
• جناب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ڈی - پی - ایچ
نارائن گنج -
• جناب چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں
نارائن گنج -
• جناب چوہدری [illegible]
• جناب ملا محمد فضل کریم صاحب
• جناب محمد حبیب اللہ صاحب نارائن گنج
• جناب شیخ ظفر احمد صاحب میال اینڈ کمپنی
ڈھاکہ -
• جناب چوہدری [illegible] احمد صاحب [illegible] ڈھاکہ
• جناب [illegible] بشیر احمد صاحب انجینئر
• جناب میجر سید ضیاء الحسن صاحب چٹاگانگ
• جناب چوہدری احسان اللہ صاحب "
• جناب میاں محمد انور، ڈاکٹر محمد شفیق صاحبان
چٹاگانگ -
• جناب محمود احمد صاحب و الدین صاحب چٹاگانگ
• محترمہ محمودہ بیگم سعدی صاحبہ چٹاگانگ
• جناب محمد اسحٰق صاحب قریشی "
• جناب میجر جی - ایم اقبال صاحب "

بھارت

• جناب مولانا محمد سلیم صاحب کلکتہ
• جناب مولانا بشیر احمد صاحب دہلی
• جناب میاں محمد حسین صاحب کلکتہ
• جناب فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹنہ
• جناب کمال الدین صاحب مدراس
• جناب محمد عبداللہ صاحب بی - ایس سی
ایل ایل بی حیدرآباد -
• جناب مولوی سراج الحق صاحب حیدرآباد دکن
• جناب صدیق امیر علی صاحب مالابار
• جناب میاں محمد [illegible] صاحب [illegible] کلکتہ
• جناب میاں محمد بشیر صاحب ہوگلی "
• جناب مولوی شمس الدین صاحب "
• جناب سید بشیر الدین صاحب "
• جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب "
• جناب سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ
• جناب محمد عبدالغنی صاحب "
• جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب حیدرآباد دکن
• جناب بابو تاج دین صاحب سرینگر
• جناب محمد مجید صاحب سولیہ کانپور

لنڈن

• جناب چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب
• جناب خان بشیر احمد صاحب رفیق
امام مسجد لنڈن -

دیگر ممالک

• جناب صالح الشبیبی المہدی صاحب
سورابایا - انڈونیشیا -
• محترمہ امتہ النصیر صاحبہ
اہلیہ مکرم صالح الشبیبی صاحب -
• جناب چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی
کماسی - غانا -
• جناب مسٹر ناظم خان صاحب غوری مشرقی افریقہ
• جناب افتخار احمد صاحب ایاز بکوبہ -
• جناب ایم - اے ظفر صاحب ایم - بی - بی - ایس
ٹابورہ - ٹانگانیکا -
• جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر
روز ہل ماریشس -
• جناب چوہدری عبدالستار صاحب کویت
• جناب ایم - اے ہاشمی صاحب "
• جناب [illegible] عبدالحق صاحب امریکہ
• جناب عبدالغفور رحمٰن بخش صاحب "
• جناب عبدالعزیز رحمٰن بخش صاحب "
• جناب ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر "
• احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا -
• جناب حکیم طاہر محمد صاحب سنگاپور
• جناب ایم - سوانی ندیم صاحب نیروبی
• جناب ڈاکٹر ایس - اے لطیف صاحب ملتان +

مکتبہ الفرقان ربوہ کی چار اہم کتابیں

(۱)

تفہیماتِ ربّانیہ

از قلم ابو العطاء جالندھری

اس کتاب میں وفاتِ مسیح، ختمِ نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کے علاوہ غیر احمدی علماء کے جملہ اعتراضات کے مسکت، مدلّل اور معقول جوابات دیئے گئے ہیں۔ موجودہ ایڈیشن میں مفید ترین حوالہ جات کا اضافہ بھی ہے۔ حضرت مسیح المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس کتاب کو "اعلیٰ لٹریچر" قرار دیا اور علمائے سلسلہ نے بالاتفاق اس کی جامعیت اور افادیت کا اعلان فرمایا ہے۔ حجم سوا آٹھ سو صفحات مجلد قیمت سفید کاغذ گیارہ روپے۔ اخباری کاغذ آٹھ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

(۲)

تحریری مناظرہ

مابین پادری عبد الحق و ابو العطاء جالندھری

الوہیتِ مسیح پر قابلِ دید مناظرہ ہے۔ فریقین کے اصل پرچے طبع ہوتے ہیں۔ اسلامی دلائل کی قوت کا اس سے اندازہ کر لیجئے کہ پادری صاحب کو اسے مکمل کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ مسئلہ الوہیت مسیح کی تردید میں حوالہ جات کا مفید مجموعہ ہے۔ قیمت ۵۰-۱ روپیہ۔

علاوہ محصول ڈاک

(۳)

القول المبین

فی

تفسیر خاتم النبیین

از قلم ابو العطاء جالندھری

جناب مودودی صاحب نے ایک رسالہ "ختم نبوت" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ القول المبین میں مودودی صاحب کے رسالہ کا مفصل اور مکمل جواب دیا گیا ہے۔ بہت سے غیر احمدی اصحاب نے مودودی صاحب سے القول المبین کا جواب لکھنے کی درخواست کی مگر جناب مودودی صاحب کو اس کی جرأت نہیں ہوئی۔ اس رسالہ میں ختم نبوت کی جامع تشریح کی گئی ہے۔ صفحات ۲۰۵، مجلد قیمت دو روپے علاوہ محصول ڈاک۔

(۴)

مباحثہ مصر

یہ مباحثہ قاہرہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغ اور تین بڑے پادریوں کے درمیان ہوا تھا جس میں عیسائیت کے بنیادی مسائل پر فریقین میں گفتگو ہوئی۔ یہ ساری گفتگو بائیبل کے رُو سے ہوئی ہے۔ یہ کتابچہ بھی اپنی نوعیت میں جامع رسالہ ہے۔ اس میں عیسائیوں پر اتمام حجت کی گئی ہے۔ اس رسالہ کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوا ہے۔ مباحثہ مصر (اردو) ۶۲ پیسے

مباحثہ مصر (انگریزی) ۲۵-۱

علاوہ محصول ڈاک

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ہے

الفردوس

۸۵- انارکلی- لاہور

رشید آئل کُکرز

بلحاظ

خوبصورتی، مضبوطی، تیل کی بچت

اور

افراطِ حرارت

دُنیا بھر میں

بہترین ہیں

اپنے شہر کے ڈیلر سے

طلب فرمائیں

رشید اینڈ برادرز

ٹرنک بازار سیالکوٹ

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کیلئے مفید ترین سُرمہ مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر۔ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا بہترین علاج ہے
قیمت سوا روپیہ

انگزینا
یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی، نظامِ ہضم کی اصلاح کرتی اور عصبی اور ریحی دردوں کے لئے بہت مفید ہیں۔
قیمت دو روپے

اکسیرِ معدہ
پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، ہیضہ وغیرہ امراض کیلئے لذیذ اور مفید چورن۔
قیمت دس آنہ۔ ایک روپیہ
دو روپے

تریاق اٹھرا
مرض اٹھرا کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے نسخہ کے مطابق بہترین گولیاں۔
قیمت پندرہ روپے

نور آملہ
بالوں کو لمبا کرتا، گرنے سے روکتا اور خشکی دُور کرتا ہے۔
قیمت ڈیڑھ روپیہ

نور اُبٹنہ
کیل، چھائیوں کو دُور کر کے حُسن کو بڑھاتا ہے۔
قیمت ڈیڑھ روپیہ

اعصابی
دل و دماغ اور اعصاب کے لئے بہترین ٹانک۔ عصبی اور دماغی تھکاوٹ دُور کر کے بشاشت پیدا کرتی اور قوتِ کارکردگی بڑھاتی ہیں۔
قیمت فی شیشی۔ تین روپے

سپاری پاک
لیکوریا کے لئے بہت مفید
فی پیکٹ ۵ روپے

حبّ مفید النساء
ایامِ ماہواری کی جملہ خرابیوں کا بہترین علاج
کورس ۵ روپے

لبوب کبیر
مقویات کا سرتاج معجون
فی چھٹانک ۴ روپے

زدجام عشق
قوتِ مردانہ کی گولیاں
۶۰ گولی ۲۶ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں
عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، کافی تعداد میں موجود ہے !
ضرورت مند اصحاب
ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

- گلوب ٹمبر کارپوریشن - ۲۵ - نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸
- سٹار ٹمبر سٹور - ۹۰ - فیروزپور روڈ - لاہور -
- لائلپور ٹمبر سٹور - راجباہ روڈ لائلپور - فون ۳۸۰۸

مومن کلاتھ ہاؤس

کپڑے کی نئی دکان

مومن کلاتھ ہاؤس سے آپ کپڑا خریدنے کے لئے تشریف لائیے۔ انشاء اللہ لائلپور جانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ دام تسلی بخش اور بارعایت ہوں گے۔ آپ ہم سے ایک بار کپڑا خریدنے سے ہمیشہ کے لئے ہمارے گاہک بن جائیں گے۔ ہر قسم کا سوتی و ریشمی کپڑا مہیا ہو سکتا ہے۔

المشتہر
خواجہ عبد المومن
قریشی مارکیٹ اندرون گلی۔ گول بازار ربوہ

تحریک جدید آپکی محبوب تحریک ہے

کیونکہ

اس کے ذریعہ دنیا بھر میں تبلیغ اسلام ہو رہی ہے۔

ماھنامہ تحریک جدید

آپ کا محبوب ماہنامہ ہے کیونکہ یہ آپ کو بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی تفاصیل سے آگاہ کرتا ہے۔
سالانہ چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ یعنی دو آنے فی کاپی - !!
اسے خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھائیے۔

(مینجنگ ایڈیٹر)

وصـــــــــایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی وصیت کے متعلق کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مِثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کے بعد دیئے جائینگے۔ وصیت کنندگان اسکر ٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل ۱۸۲۳۲ میں مہر کرم دین ولد مہر فتح دین قوم مغل پیشہ درزی عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الرحمت وسطی ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ ایک مکان واقع جہلم شہر ہے جسکی قیمت اندازاً دس ہزار روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں ایک اور مکان اور زرعی زمین تین بیگھہ ہے جو قابل تصفیہ ہے اور گورنمنٹ کے ہاں مقدمہ ہے فیصلہ ہونے پر یہ بھی جائداد اندراج کر دی جائیگی۔ میرا گزارہ اسوقت ماہوار آمد ۱۳۰/- روپیہ پر ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج مورخہ ۲/۱۰/۶۱ سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا مہر کرم دین C/O ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ۔ گواہ شد حکیم محمد شفیع ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ گواہ شد مسعود احمد کلرک امور عامہ ربوہ۔

مثل ۱۸۲۳۳ میں ملک بشیر احمد ولد شیخ حسین بخش قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور ڈاکخانہ لاہور ضلع لاہور مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے (۱) زرعی زمین مربع ۱۷ نصف قطعہ باغیہ ۱۱ ایکڑ ۱ کنال ۱۱ مرلہ واقع چک $\frac{3.5}{6R}$ تحصیل و ضلع منٹگمری ڈاکخانہ منٹگمری شہر جسکی قیمت ...... روپیہ ہے (۲) ایک قطعہ زمین بارقبہ ..... مرلہ واقع محلہ اسلام آباد منٹگمری میں ہے جسکی مالیت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے (۳) ایک قطعہ زمین بارقبہ تقریباً پونے اٹھارہ مرلے سکنی واقع چک $\frac{6.5}{6R}$ ضلع منٹگمری میں ہے جسکی مالیت مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ ہے۔ مذکورہ بالا جائداد کی کل قیمت ۶۳۰۰۰/- روپیہ ہے اسکے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت مبلغ ..... روپیہ ماہوار ہے ..... تا زیست ..... ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مدمیں کروں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے یعنی مورخہ ۶ ماہ جون ۱۹۶۱ء سے جاری کی جائے۔ العبد ملک بشیر احمد ۹ میل روڈ سرفراز سٹریٹ لاہور۔ گواہ شد عبد الحمید صدر حلقہ مزنگ لاہور بشیر ۹ میل روڈ لاہور۔ گواہ شد تاج الدین موصی ۱۳۴۰ ولد شیخ احمد علی شاہی محلہ لاہور۔

مثل ۱۸۲.. میں ظہور الدین بابر ولد چوہدری حسن دین صاحب قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال ۹ ماہ پیدائشی احمدی ساکن دار الیمن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مبلغ ۹۰/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ العبد ظہور الدین بابر ..... ربوہ ..... گواہ شد عبد العزیز مہتمم مقامی۔ گواہ شد مرزا رفیع احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔

مثل ۱۸۲۴۵ میں ڈاکٹر ریاض احمد ولد ڈاکٹر محمد عبد اللہ قوم کلون پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن جوہی ضلع دادو (صوبہ سابق سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے (۱) زمین سوا چودہ ۱۰ ایکڑ مبلغ ۱۲۰۰/- کو میں نے لی ہوئی ہے۔ یہ زمین ..... ڈاکخانہ خاص سانگھڑ ضلع .....پورہ میں واقع ہے (۲) ایک مکان خام موضع جوہی ضلع دادو میں ہے جسکی قیمت میں نے مبلغ ۳۰۰۰/- روپے ادا کی ہے (۳) دکانیں دو عدد جو قائم ۱۱ دو میں ہیں جنکی قیمت

←

قیمت مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ہے (ہ) نقد مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ہے لیکن میرا گزارہ مندرجہ بالا جائداد پر نہیں ہے مجھے ماہوار آمد بصورت پنشن مبلغ -/۱۰۵ روپے ہوتی ہے۔ اور زمین کا ٹھیکہ اندازاً مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ملتا ہے اسپر میرا گزارہ ہے اور نیز ایک دکان کا کرایہ مبلغ -/۱۴۷ روپے ملتا ہے میں مندرجہ بالا جائداد از قیمت مکان، دکانات، پلاٹس مبلغ -/۱۲۷۰۰ اور نقد -/۲۰۰۰ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں کہ ماہوار آمد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسکے علاوہ اگر میں مزید آمد پیدا کرونگا یا میری موت کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور وصیت یکم جون ۱۹۶۶ء سے جاری رہے گی۔ فقط الراقم شمس الدین موصی ۱۲۹۳۵۔ گواہ شد *Ch. Mohd Tuf ail* موصی ۸۴۷۲ چوہی ضلع دادو۔ العبد ڈاکٹر ریاض احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوہی ضلع دادو۔ گواہ شد سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی ۶۷۷۶۔

مثل ۱۸۲۴۷ میں چوہدری احمد علی صاحب ولد چوہدری فقیر محمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمیندارہ عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن چک ۲۵ ۴ باغ حضرت صاحب ڈاکخانہ چک ۲۵ ۴ ضلع لائلپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ملکیت زمین اٹھارہ کنال تین مرلہ ہے جو کہ گھسیٹ پور چک ۱۹ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور میں میرے نام انتقال ہے اور وہ بحیثیت دوم درجہ ہے جسکی قیمت اسوقت کے لحاظ سے -/۵۰۰۰ روپے ہے اور اسکے علاوہ میرے پاس ایک بھینس ہے جسکی قیمت -/۲۵۰ روپے ہے۔ اور میں عرصہ تقریباً چالیس برس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ میں آپ کی خدمت بطور خادم کے کر رہا ہوں اور مجھے حضور کی عنایت سے ستر روپے ماہانہ وظیفہ مل رہا ہے اور میں اس ساری مالیت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اسکے علاوہ اگر میں کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات کے بعد میرے ترکہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری کل مالیت -/۵۲۵۰ میرا ماہانہ وظیفہ -/۷۰ روپے۔ العبد چوہدری احمد علی۔ گواہ شد محمد حنیف ولد حاجی محمد عبداللہ خان محلہ دارالرحمت غربی غلہ منڈی ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد محمد طفیل چک ۴۵ تحصیل منڈی ضلع لائلپور۔

مثل ۱۸۲۴۸ میں بشیر الدین احمد ولد محمد امین قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور ڈاکخانہ خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت بیس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر الدین احمد لائبریرین فضل عمر لائبریری احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ۔ گواہ شد حکیم رحمت اللہ ولد حکیم عمر الدین انسپکٹر تحریک جدید۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مثل ۱۸۲۵۱ میں چوہدری وسیم احمد ناصر ولد چوہدری شریف احمد (مرحوم) قوم کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ حال ۹۹۵/۳ ڈرگ کالونی کراچی ۲۵ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۲۵۰ روپے (دوصد پچاس روپے صرف) ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بطور وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۶۶ء سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۷ اپریل ۱۹۶۶ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد چوہدری وسیم احمد ناصر بقلم خود۔ گواہ شد عبدالشکور اسلم ولد محمد ظہور خان پٹیالوی نائب سیکرٹری وصایا مشرقی ڈویژن جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل ۱۸۲۵۴ میں امتیاز احمد شوکت ولد میر محمد اکرم صاحب سقراط قوم قریشی ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گولیکی ڈاکخانہ گولیکی ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان حال ۷/۲ اورہاؤس ڈرگ کالونی ۲ کراچی ۲۵۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا

ہوں میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ میرا ایک پلاٹ $\frac{7}{42\text{-}A}$ واقع محلہ دارالعلوم ربوہ (کمرشل ایریا) جس کا رقبہ اندازاً ۱۰ مرلہ ہے اور جسکی موجودہ قیمت اندازاً ۱۲/۰۰۰ روپیہ ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گزارہ مندرجہ بالا جائداد پر نہیں ہے بلکہ میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۴۷۰/- روپے (چار صد ستر روپے صرف) ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری یہ وصیت یکم اپریل ۱۹۶۶ء سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد امتیاز احمد شوکت بقلم خود۔ گواہ شد عبدالشکور اسلم ولد محمد ظہور خان پٹیالوی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل ۱۸۲۵۵ میں عبدالرحمن ولد شیخ فضل الدین صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن منڈی بورے والہ ڈاکخانہ بورے والہ ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان حال وارد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ نمبر ا میرا ایک رہائشی مکان واقع بورے والہ ضلع ملتان میں ہے جسکی قیمت اسوقت بیس ہزار روپیہ ہے۔ اسمیں میں خود بمع فیملی سکونت رکھتا ہوں یہ میری واحد ملکیت ہے اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نمبر ۲ میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۶۶/- روپے ملتی ہے اور مجھے ماہوار پنشن بھی مبلغ ۳۴/- روپے ملتی ہے کل آمد ۱۰۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد عبدالرحمن بقلم خود۔ گواہ شد عبدالرشید ولد شیخ عبدالرحمن معرفت خوشحال داس سٹریٹ میکلوڈ روڈ کراچی ۱۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل ۱۸۲۵۷ میں افسر الزمان احمد ولد نثار احمد قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن $\frac{1}{46}$ ۴ ڈرگ کالونی ڈاکخانہ کراچی ۲۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۲۷۰/- روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد قریشی افسر الزمان احمد۔ گواہ شد عبدالشکور اسلم ولد محمد ظہور خان پٹیالوی نائب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل ۱۸۲۵۸ میں خانزادہ منصور احمد خان ولد خانزادہ محمد اسحٰق علی خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن $\frac{1}{220}$ ڈرگ کالونی کراچی ۲۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۳۰۲/۱۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا اور اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی

سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد خانزادہ مظفر احمد خان بقلم خود۔ گواہ شد عبدالشکور اسلم ولد محمد ظہور خان پٹیالوی نائب سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔

مثل ۱۸۲۵۹ میں عنایت اللہ ولد میاں اللہ رکھا صاحب قوم راجپوت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۱-C محمود آباد ڈاکخانہ کراچی ۲۹ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے (۱) میرا ایک مکان محلہ پورہ ہیراں شہر سیالکوٹ میں ہے جس کا نمبر ۲۸۲/۱ ہے۔ یہ مکان ہم تین بھائیوں کا مشترکہ ہے اسمیں میرا تیسرا حصہ ہے۔ اسکی قیمت اسوقت مبلغ -/۱۵۰۰۰ روپیہ ہے جس میں سے میرے حصہ کی قیمت مبلغ -/۵۰۰۰ روپے ہے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں مندرجہ بالا جائداد میں اپنے حصہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی (۲) میں کاروبار کرتا ہوں جسکے ذریعے مجھے ماہوار آمد مبلغ دو صد (-/۲۰۰) روپے ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا نیز میری وفات پر میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد عنایت اللہ بقلم خود۔ گواہ شد سخاوت علی شاہ ولد سید اصغر علی شاہ سیکرٹری وصایا حلقہ ڈرگ روڈ کراچی ۲۷۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مثل ۱۸۲۶۲ میں شمس الدین التمش ولد شیخ نواب الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن معرفت مسجد احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی ۲۷ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مبلغ -/۲۲۱ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ [illegible]

جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد شمس الدین التمش ابن شیخ نواب الدین بقلم خود۔ گواہ شد عبدالشکور اسلم ولد محمد ظہور خان پٹیالوی نائب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل ۱۸۲۶۴ میں احمد علی ولد ملک چراغ اللہ قوم چوہان پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت بہتر (-/۷۲) روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک احمد علی ولد ملک چراغ اللہ صاحب چوہان معلم وقف جدید محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد مولوی دوست محمد شاہد شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ۔

مثل ۱۸۲۶۵ میں پیر محمد (چوہدری) ولد چوہدری محمد الدین صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۸ مئی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) اراضی ۱۰۵ (یکصد پانچ) کنال واقع موضع قاضی پیا ڈسکہ (ضلع سیالکوٹ) جس کا اندازہ قیمت دس ہزار پانچصد روپیہ ہے۔ (۲) ایک مکان سکونتی واقع محلہ داتا صاحب غربی (ب) قیمتی دس ہزار روپیہ (۳) ایک مکان سکونتی واقع موضع پیا ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قیمتی ایکہزار روپیہ۔ کل جائداد کی قیمت اندازاً اکیس ہزار پانچصد روپیہ -/۲۱۵۰۰ ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت دو صد پچاس روپیہ ماہوار [illegible]

ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔ العبد پیر محمد ولد چوہدری محمد الدین قوم جٹ محلہ دارالصدر غربی ربوہ بقلم خود ۶/۶۶۔ گواہ شد ظہور احمد ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ۔ گواہ شد اللہ بخش صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ۔

مثل ۱۸۲۶۶ میں رشید احمد سرور ولد چوہدری عالم دین قوم جٹ وینس پیشہ واقف زندگی عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) رہائشی مکان پختہ واقع محلہ دارالیمن ربوہ مالیتی چار ہزار روپے قطعہ نمبر ۲۰ سکنی زمین دس مرلے واقع دارالعلوم غربی مالیتی ۲۷۰/- روپے قطعہ ۲۱/۱۹ (۲) زرعی اراضی ایک ایکڑ واقع مزید پور ڈگری ضلع سیالکوٹ مالیتی نو سو روپے۔ نوٹ۔ یہ زمین ابھی عارضی الاٹمنٹ ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (۲) لیکن میرا گزارہ صرف جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے میں واقف زندگی ہوں مجھے تحریک جدید کی طرف سے اسوقت ۱۶۰/- روپے الاؤنس ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جاوے۔ میں اپنی زرعی اراضی کا حصہ وصیت منڈی کے بھاؤ سے اپنی زندگی میں ادا کرونگا اگر میں ایسا نہ کر سکا اور میری وفات کے بعد میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو میری وصیت منسوخ سمجھی جاوے۔ العبد رشید احمد سرور واقف زندگی دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ ۹/۵/۶۶۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ ۹/۵/۶۶۔

مثل ۱۸۲۶۹ میں بشیر احمد ولد محمد ابراہیم قوم راجپوت پیشہ بوٹ میکر عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) مکان پختہ ایک کنال واقع محلہ دارالعلوم ربوہ بلاک ... موجودہ مالیت ۸۰۰۰/- روپے ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی [illegible]

اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ العبد بشیر احمد دکاندار گولبازار ربوہ ۱۲/۵/۶۶۔ گواہ شد اللہ بخش صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ۔

مثل ۱۸۲۷۲ میں چوہدری محمد اسلم خان ولد ڈاکٹر محمد انور خان صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت بنک عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بیت الحمد اسلامیہ پارک فردوسی سٹریٹ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اپنی جائداد کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میری خالص تنخواہ مبلغ ایک ہزار پچاس روپے ماہوار بنتی ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اور ہر ماہ حصہ آمد کی ادائیگی کا ذمہ دار ہونگا۔ آئندہ جو ترقی ہر سال اس تنخواہ میں ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی سمجھی جائیگی (۲) ماہانہ تنخواہ کے علاوہ حالات کے مطابق مجھے بنک کی جانب سے ایک یا دو ماہ یا اس سے زیادہ ماہ کی تنخواہ کے برابر بونس بھی ملتا ہے۔ سال کے خاتمہ پر جسقدر رقم مجھے بطور بونس کے ملیگی اس کا ۱/۱۰ حصہ میں صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرونگا (۳) تنخواہ اور بونس کے علاوہ مبلغ پانچ صد روپے یا اس سے زیادہ مجھے خصوصی الاؤنس بھی ملتے ہیں جو مجھے بنک کے مفاد کے سلسلہ میں ہی خرچ کرنے ہوتے ہیں اور میں اسی مد میں انہیں صرف کرتا ہوں ان کا شمار میں نے اپنی ماہوار آمد میں نہیں کیا اسلئے اس وصیت کا اطلاق ایسے الاؤنسز پر نہ ہوگا۔ (۴) اگر مندرجہ بالا آمد کے علاوہ میرا کوئی اور ذریعہ آمدنی کا پیدا ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور ایسی آمدنی کے پیدا ہونے کی صورت میں مرکز کو میں خود مطلع کرونگا اور اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بطور حصہ آمد ادائیگی کا ذمہ دار ہونگا (ب) (۱) میری ذاتی جائداد کوئی نہیں۔ والد صاحب مرحوم کی چھوڑی ہوئی جائداد کے ۱/۵ حصہ کا میں وارث ہوں۔ موجودہ قیمت اس حصہ کی اندازاً دس ہزار روپے بنتی ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ میں اپنی زندگی میں ادا کر دونگا (۲) جو بھی جائداد آئندہ میں خود پیدا کروں یا مجھے کسی اور جانب سے ملے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان وارث ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ یہ وصیت میری وفات کی صورت میں میرے تمام ترکہ پر حاوی ہوگی۔ یہ وصیت یکم مئی ۱۹۶۶ء سے نافذ سمجھی جائے۔ العبد محمد اسلم خان ۲۰/۴/۶۶ گواہ شد محمد احمد خان ولد محمد انور خان مرحوم برادر موصی ۱۸ فردوسی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور۔ گواہ شد محمد اکرم خان ولد ڈاکٹر محمد انور خان مرحوم

مثل ۱۸۲۷۶ میں ریاض احمد ولد چوہدری [illegible] قوم باجوہ پیشہ
ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن احمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ نبی سرروڈ
ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۲۶/۴/۶۲ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا
گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت یکصد تیرہ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار
آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا
اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا
رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر
متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
فقط العبد ریاض احمد باجوہ ٹیچر پرائمری سکول احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر
گواہ شد میاں محمد اشرف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ ۲۶/۴/۶۲
گواہ شد محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر مقیم کنری۔

مثل ۱۸۲۸۱ میں مسعود الحسن نوری ولد میجر منظور الحسن ایم۔اے
قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ ۱/۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات ڈاکخانہ گجرات
ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۱۷ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں
میرا گزارہ ماہانہ وظیفہ مبلغ ۱۰۰/- روپیہ پر ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا
جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔
اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو
دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا
جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ العبد۔
Masud ul Hasan Nuri 2 Brome Hotel
K.E Medical College Lahore.
گواہ شد نور احمد خان وصیت ۹۴۲۳ صدر حلقہ سول لائن لاہور سیکرٹری وصایا مرکزیہ لاہور
گواہ شد نعیم احمد شاہ زعیم حلقہ رتن باغ لاہور۔

مثل ۱۸۲۸۵ میں جان محمد ولد رحمت اللہ پیشہ معلم وقف جدید عمر ۲۴ سال
بیعت ۱۹۵۸ء ساکن چک گلزار ڈاکخانہ گلزار پور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت
کوئی نہیں ہے میرا گزارہ اس وقت ۶۰/- روپے ماہوار پر ہے جو کہ وقف جدید کی

وقت کوئی جائداد حاصل کروں تو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی
نیز وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ ہوگی۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ
۲۲/۴/۶۲ سے کرتا رہونگا۔ العبد جان محمد معلم خود معلم وقف جدید گولبازار ربوہ۔ گواہ شد
خواجہ عبدالمومن۔ گواہ شد محمد حنیف سیکرٹری مال دارالعلوم غربی ربوہ۔

مثل ۱۸۲۸۶ میں قریشی احمد علی ولد تاج الدین صاحب قوم قریشی پیشہ
معلم وقف جدید عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن گولبازار ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی
پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا
ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اور میں اپنی تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا
ہوں۔ میری ماہوار آمد ۶۰/- روپیہ تنخواہ ہے جو کہ وقف جدید کی طرف سے ملتی ہے اور میں
اس وقت بطور معلم وقف جدید سالانہ کلاس میں شامل ہوں۔ اگر کسی وقت کوئی جائداد
پیدا کروں تو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر
متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ والسلام
خاکسار قریشی احمد علی معلم وقف جدید گولبازار ربوہ۔ گواہ شد محمد حنیف سیکرٹری مال
دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ۔

مثل ۱۸۲۸۷ میں عبدالحمید خلیق ولد محمد ابراہیم صاحب فانی قوم اعوان
پیشہ تعلیم عمر ۱۹ ۱/۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی
پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا
ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں جامعہ احمدیہ کا طالب علم ہوں جہاں سے مجھے
مبلغ پندرہ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں اور تا زیست
اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا
اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا
اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو
اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱۷/۴/۶۲ سے
نافذ کی جائے۔ العبد عبدالحمید خلیق متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد محمد حنیف سیکرٹری مال
دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد خواجہ عبدالمومن زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گولبازار ربوہ۔

مثل ۱۸۲۸۸ میں محمد عثمان ولد محمد موسیٰ صاحب قوم رند پیشہ معلمی عمر ۲۵ سال
پیدائشی احمدی ساکن بستی رندان ڈاکخانہ حاجی کاند ضلع ڈیرہ غازی خان صوبہ پنجاب
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے اور خاکسار وقف جدید میں معلم ہے اور دفتر

وصیت کرتا ہوں جو میں انشاء اللہ ہر ماہ ادا کر دیا کرونگا اور جب بھی میری آمد بڑھیگی تو میں دفتر کو اطلاع کر دیا کرونگا اور مرنے کے بعد اگر میری جائداد ثابت ہو تو اسکے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ والسلام خاکسار محمد عثمان معلم وقف جدید c/o دفتر وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد خواجہ عبدالمومن زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گولبازار ربوہ۔ گواہ شد محمد حنیف سیکرٹری مال دارالعلوم غربی ربوہ۔

مثل نمبر 18289 میں محمد اشرف ٹیلر ولد محمد اسمٰعیل قوم ارائیں پیشہ ٹیلرنگ عمرہ 24 سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5/4/66 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد زمین دس مرلہ محلہ دارالیمن غربی جسکی قیمت اسوقت -/600 روپیہ (مبلغ چھ صد) ہے اسکے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اسی طرح یہ میری ماہوار آمد مبلغ [illegible] روپے ہے جسکے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ اگر میں کوئی زائد آمد پیدا کر لوں تو اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے 1/10 حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت یکم مئی 1966ء سے نافذ کی جائے۔ العبد محمد اشرف ٹیلر قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ۔ گواہ شد محمد حنیف سیکرٹری مال دارالعلوم غربی ربوہ۔

مثل نمبر 18292 میں محمد حنیف قریشی ولد محمد شفیع صاحب قریشی پیشہ طالبعلم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30 اپریل 1966ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میں تعلیم الاسلام کالج کا طالبعلم ہوں میرے والد صاحب مجھے ہر ماہ اپنی دکان کی آمد سے مبلغ -/100 روپیہ ماہوار دیتے ہیں میں اپنی اس آمد کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا نیز اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے والسلام خاکسار محمد حنیف قریشی ولد قریشی محمد شفیع گولبازار ربوہ۔ گواہ شد خواجہ عبدالمومن زعیم حلقہ گولبازار ربوہ۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ۔

مثل نمبر 18294 میں شیخ محمد ادریس ولد شیخ محمد یعقوب قوم شیخ قانونگو پیشہ تجارت عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن 1/13 B/ S.R. خوشحال داس سٹریٹ میکلوڈ روڈ کراچی ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29 اپریل 1966ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے میں نے تجارت کا کام شروع کیا ہے فی الحال مجھے ماہوار آمد مبلغ دو صد (-/200) روپے ہوتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط 19 اپریل 1966ء العبد شیخ محمد ادریس بقلم خود۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد خواجہ محمد اسمٰعیل 16/3 سی لیاقت آباد کراچی 19۔

مثل نمبر 18297 میں شیخ حمید احمد رشید ولد شیخ مسعود احمد رشید صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی ساکن 9-A خلیل بلڈنگ ڈی ایکم محمد علی سوسائٹی کراچی 8 ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ 14 اپریل 1966ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے (1) میرا ایک پلاٹ سکنی واقع دارالصدر غربی ربوہ میں ہے جسکی قیمت اسوقت مبلغ تین ہزار روپے ہے اسکا رقبہ دو کنال ہے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی (2) میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ آٹھ صد (-/800) روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے العبد شیخ حمید احمد رشید بقلم خود۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد ایم اسلم امتیاز ولد صوفی محمد الدین زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ سوسائٹی کراچی۔

مثل نمبر 18298 میں عبدالرشید ملک ولد ملک عبدالرحمن صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن فرسٹ ڈرن موٹرس لمیٹڈ کشمیر روڈ ڈاکخانہ کراچی ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23 اپریل 1966ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ یکصد (-/101) روپے ملتی ہے [illegible]

ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی جائداد کی قیمت بمد وصیت کردہ منہا کر دیجائیگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد عبد الرشید بقلم خود۔ گواہ شد سید نذیر احمد انسپکٹر بیت المال کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری مال کراچی

مثل نمبر ۱۸۲۹۹ میں محمود احمد ولد فاضل اللہ دین قوم خوجہ پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چاٹگام ضلع چاٹگام صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت چھ سو روپیہ (-/۶۰۰) ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی انشاء اللہ۔ اور آمد میں کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا میری وصیت اس تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد مارکٹ بلڈنگ موزنیگ حاجی نمر آباد چاٹگام مشرقی پاکستان۔ گواہ شد محمد افضل کاشمیری ولد محمد عبد اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چاٹگام مشرقی پاکستان ۹/۴/۶۶۔ گواہ شد Ghalam Ahmed President Anjuman Ahmadya No8 Katala Rd. Chittagong 9/4/66

مثل نمبر ۱۸۳۰۲ میں مرزا عبد القادر ولد مرزا مصباح الدین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۵۲ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ العبد مرزا عبد القادر ولد مصباح الدین مصباح منزل محلہ گڑھا چنیوٹ۔ گواہ شد ۲۲۶۲ مصباح الدین مصباح منزل چنیوٹ۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا چنیوٹ ۹/۵۔

مثل نمبر ۱۸۳۰۴ میں امین الدین طاہر ولد رحمت علی قوم سندھو جٹ پیشہ طالب علم ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الیمن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں اگر کسی وقت کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مجھے والدین کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں اپنی ماہوار جو بھی ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امین الدین طاہر محلہ دار الیمن ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد محمد سمعیل اسلم صدر محلہ دار الیمن ربوہ۔ گواہ شد رحمت علی والد موصی محلہ دار الیمن ربوہ ۲۹/۴/۶۶۔

مثل نمبر ۱۸۳۰۵ میں مولوی علی احمد مولوی فاضل ولد میاں محمد خان قوم اعوان مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۷۰ سال بیعت مارچ ۱۹۱۱ء ساکن دوالمیال ڈاکخانہ دوالمیال ضلع جہلم مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت ایک مکان ہے جو میری ملکیت ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی رقم حصہ وصیت کردہ منہا کر دی جائے اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی (۱) تفصیل جائداد ایک مکان جسکی قیمت مروجہ ۳ ہزار روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں (۲) لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت -/۱۱۰ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ العبد مولوی علی احمد ولد میاں محمد خان۔ گواہ شد بابو فضل الٰہی ولد غلام محمد نزد مسجد لال شاہ دوالمیال ضلع جہلم۔ گواہ شد عبد الکریم ولد حاجی کرم دین مرحوم دوالمیال ۔

سر زمین قادیان کا اولین دواخانہ
ہمارا اصول
دوائی خاص
زدجام
حب مفید النساء
تسہیل ولادت
حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

ماہنامہ "الفرقان" اور احباب کا فرض

● حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ارشاد :-

"میرے نزدیک الفرقان جیسا علمی رسالہ تیس چالیس ہزار بلکہ ایک لاکھ تک چھپنا چاہیئے اور اس کی بہت وسیع اشاعت ہونی چاہیئے۔" (الفضل ۵ رجنوری ۱۹۵۶ء)

● حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے۔ ایک طرح سے یہ رسالہ اُس غرض و غایت کو پُورا کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدنظر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اُردو ایڈیشن کے جاری کرنے میں تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش بڑی گہری اور خدا کی پیدا کردہ آرزو پر مبنی ہے کہ اگر ایسے رسالہ کی اشاعت ایک لاکھ بھی ہو تو پھر بھی دُنیا کی موجودہ ضرورت کے لحاظ سے کم ہے پس مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مُسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے تا اس رسالہ کی غرض و غایت بصورت احسن پُوری ہو اور اسلام کا آفتاب عالمتاب اپنی پُوری شان کے ساتھ ساری دُنیا کو اپنے نُور سے منور کرے۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۹۵۹ء)"

(الفضل ۱۲ جولائی ۱۹۵۹ء)

رسالہ کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے!

مینجر الفرقان ربوہ

ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ میں چھپا۔